مرأۃ التواریخ الاعوان

مؤلفہ

ملک فضل داد عارف ہزاروی

مطبوعہ

اعوان پرنٹنگ پریس سیالکوٹ

باہتمام

ملک تاج محمد اعوان

بشاعت ماہ جون ۱۹۷۱ء مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

قیمت ڈیڑھ روپیہ ۱/۵۰

تعداد اشاعت اوّل .... ۵۰۰ صد

قیمت .... ڈیڑھ روپیہ

ملنے کا پتہ

ملک فضل داد عارف مقام و ڈاک خانہ کاکوٹ

تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ سرحد

مغربی پاکستان

احوالِ واقعی

یہ اواخر ۱۹۶۶ء کا واقعہ ہے کہ محمد خوامی خان اعوان کی تحقیق الاعوان مطبوعہ جنوری ۱۹۶۶ء
شاور اور ملک شبیر محمد خان اعوان کی تاریخ الاعوان مطبوعہ ۱۹۵۶ء لاہور اور ان کے علاوہ مولوی
ر الدین سلیمانی کی نزاد الاعوان ۱۸۹۵ء اور باب الاعوان ۱۹۰۰ء مطبوعہ لاہور میرے
طالعہ میں آئیں۔ ان سے پہلے و ما بعد کی چند دوسری کتب تواریخ الاعوان بھی ہیں۔ جن سے ہمارے
عوان برادری کا خواندہ طبقہ بخوبی واقف ہے۔

ان کتب تواریخ الاعوان ہیں جو متفق علیہ پہلو نظر آتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اعوان قبیلہ کے
انی خاندان کا نام یا لقب عون تھا۔ اور وہ سادات علوی میں سے ہیں۔ اس کے علاوہ متعلقہ ہر
یکی روایت بالخصوص اس بانی خاندان کے اصل نام اور شجرۂ نسب میں اختلاف بیان ہے

یہ مارچ ۱۹۶۸ء کا واقعہ ہے۔ کہ احقر العباد فضل داد عارف ابن فقیر محمد بن محمد اکبر
ن غلام نور اعوان نے ایک مضمون "سر سلسلۃ الاعوان" اپنی زائد از یکصد قدیم و جدید ماخذی
تب تواریخ و الانساب کی روشنی میں ترتیب دیا۔ یہ مضمون بغرض اشاعت جنرل سیکرٹری
نجمن اعواناں پاکستان رجسٹرڈ لاہور کی خدمت میں بھیجا گیا۔ جو ایک سال بعد مئی ۱۹۶۹ء
ے ماہنامہ "الاعوان" لاہور میں شائع ہو کر منظر عام پر آیا۔

اس مضمون کا ذکر کرتے ہوئے مولوی نور الدین کے ایک حاشیہ نگار پروفیسر انور بیگ
عوان اپنے خطِ اوّل محررہ ۲۸ جون ۱۹۶۹ء میں احقر کے نام لکھتے ہیں کہ :-

"آپ نے اپنے مضمون میں جن نظریات یا معلومات کا اظہار کیا ہے۔ اگر تاریخ
سے ان کی تائید حاصل ہو جائے۔ تو بخدا اعوانوں کی تاریخ کے بارے میں آپ کی تحقیق

ایک عظیم کارنامہ ہوگا۔ اور آپ کی تحقیق کی روشنی میں نہایت تیزی سے آگے بڑھنے کے لئے میرے پاس بے پناہ مواد موجود ہے۔"

پروفیسر صاحب اپنے اس خط میں پانچ سوالات بھی پوچھتے ہیں۔ اور جب آٹھ صفحات پر مشتمل ایک پمفلٹ کی صورت میں حیدر مان پریس ایبٹ آباد سے مئی ۱۹۶۸ء میں شائع ہونے والا مضمون "سر سلسلۃ الاعوان" اپنے جوابی خط کے ساتھ ان کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے، تو پھر خط دوم محررہ ۱۱ر جولائی ۱۹۶۹ء میں لکھتے ہیں کہ

" دو سوال حل طلب ہیں۔ ایک تو یہ کہ سوری بمعنی ثانی کی سند کیا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ ابو علی حسین کا شجرہ نسب عبداللہ راس المذری سے ملنے کا ماخذ کونسا ہے۔ بہر حال اگر اپنی کتاب چھپنے سے پہلے آپ اپنے ماخذوں پر سے پردہ ہٹانا نہیں چاہتے تو آپ کی مرضی۔ جہاں تک تاریخ الاعوان از ملک شیر محمد کالاباغ اور تحقیق الاعوان از محمد خواص خان کا تعلق ہے۔ تو میرے خیال میں ان میں تحقیق سے کم اور روایت پرستی سے زیادہ کام لیا گیا ہے۔"

واضح ہو کہ ملک شیر محمد خان اور محمد خواص خان نے مولوی نور الدین کے خیال کی تردید کی ہے اور احقر نے اپنے ہر دو مطبوعہ مضامین ہذا کے آغاز میں چند بنیادی و محوری ماخذ بتا دیئے ہیں جن میں مطلوبہ سوالات کا ہر حل موجود ہے۔ مولوی نور الدین سلیمانی کی زاد الاعوان و باب الاعوان کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر انور بیگ اعوان کے ماہنامہ الاعوان لاہور کے ستمبر ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں شائع ہونے والے خط میں یوں لکھا ہے کہ:۔

" مولوی صاحب مرحوم کے ماخذوں میں عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالبؑ کا کوئی ذکر نہیں۔ انہوں نے جن کتابوں پر انحصار کیا ہے۔ وہ اس ملک میں مہیا نہیں ہو رہیں۔ جناب فضل داد عاجز نے جن دعاوی کا اظہار کیا ہے۔ ان کی تائید مستند تاریخوں سے نہیں ہو رہی۔ میں آپ کے

...سط سے جناب حاجی ملک دوست محمد صاحب یا مولانا غلام رسول مہر صاحب کی خدمت میں
...ن پروا نہ ہوں کہ جب پنجاب پبلک لائبریری میں عمدۃ الطالب کتابیں موجود ہیں۔ تو پھر حضرات محمد حنفیہ رح
...رعباس علمدار رح کی اولاد کے بارے میں متعلقہ اقتباسات رسالہ الاعوان میں کیوں شائع نہیں
...ئے جاتے۔ تاکہ تاریخ اعواناں سے دلچسپی رکھنے والے لوگ کسی حتمی رائے تک پہنچ سکیں"

پروفیسر صاحب نے ان مستند تاریخوں کا حوالہ نہیں دیا جن سے عارف کے دعاوی کو
...ئید حاصل نہ ہو۔ جہاں تک مولوی نور الدین سلیمانی کی تصانیف کا تعلق ہے۔ تو عارف ان
...ا تردید اپنے مضامین میں کر چکے ہیں۔ مولوی نور الدین کی کتب کے حوالہ کا حال ان سے پوشیدہ نہیں
...بلکہ ناکجا ارمن وسماء میں بھی شاید نہ ملتی ہوں۔ جو میزان قطبی و ہاشمی وغیرہ ہیں۔

ازاں بعد یہ عمدۃ الطالب نامی کتاب سید جمال الدین احمد بن علی بن حسین بن علی بن
...ہنا بن عتبۃ الاصغر الکرمانی علوی الحسنی الداؤدی متوفی ۸۲۸ھ کی تالیف ہے۔ یہ کتاب جو
...مطبوعہ ۱۳۱۸ھ بمبئی ہے۔ ہمارے تائیدی ماخذوں میں سے ہے۔ یہ اس لئے کہ یہ سلسلۃ الاعوان
...کے مذکرہ بالا دونوں مضامین کی ترتیب سے چند ماہ بعد ۲۲ اپریل ۱۹۶۹ء کو میری نظر سے
...گذری جو کہ ملک ہاشم الدین اعوان سلیم پوری صاحب حقیقت الاعوان کے پاس موجود ہے،

واضح ہو کہ اعوان و عوان جمع ہیں۔ عون بفتح اول بمعنی مددگار اور عوان یا عون بفتح و
...تشدید واؤ بمعنی امیر لشکر کی۔ اس لفظ اعوان کا اطلاق اپنے اصطلاحی معنوں میں اس عربی
...نسل اور علوی نژاد قبیلہ پر ہوتا ہے۔ جس کے بانی خاندان اور اس کے اسلاف و اخلاف کو
...عون اور عوان کے لغوی معنوں سے نسبت خصوصی تھی۔

عام طور پر عبداللہ لقبہ راس المذری معروف بہ امیر ششش غوری جد اعلےٰ بنو
...النقیب المحمدی یا ششانی حمدی بن جعفر الثانی بن عبداللہ بن جعفر الاصغر مقتول الحرۃ بن

عبداللہ بن جعفر الاصغر مقتول الحرۃ بن محمد الحنفیہ رضؓ جد اعلیٰ بنو المحمدی بن علی المرتضیٰ اور جد اعلیٰ سادات علوی بن ابیطالب، اور بالخصوص ابو علی حسین معروف بہ امیر جنگ میکائیل و امیر جنک میکال الغزنوی بن محمدؒ بن محمد بن علی بن اسحاق بن عبداللہ راس المذری علوی المحمدی کی اولاد کو اعوان کہا جاتا ہے۔

یہ آخر الذکر ابو علی حسین بن محمد علوی سلطان محمود غزنوی کے خصوصی ممد و معاون اور امیر لشکر ہونے کے ساتھ خواجہ احمد بن حسن میمندی کے بعد وزیر اعلیٰ تھے۔ اس لفظ وزیر کی جمع وزراء ہے۔ اور یہ موازرہ بمعنی معاونت یا وزر بمعنی ثقل سے ماخوذ ہیں۔ اور غوری زبان میں محمدؒ کو حمد اور امیر لشکر کو ششتگین یا ششش کہا جاتا تھا۔ آپ خلیفہ القادر باللہ عباسی اور سلطان مسعود غزنوی کی ذاتی اور دیرینہ عداوت کی بناء پر ۲۹ صفر سنہ ۴۲۲ھ کو بمقام بلخ سولی کے جنگی گھوڑے پر سوار ہو کر قتل ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

کل سادات علوی الاعوان عباس و محمد ابنان ابو عباس عقیل السید ثقہ معروف بہ مودود الدین ابو العباس ششش غوری بن ابو علی حسین العوان الغزنوی مذکور کی اولاد میں سے ہیں۔ اور تحقیق الاعوان میں صفحہ ۳۹ پر جو خاندانی شجرہ نسب منقول ہے۔ اس میں شناشی ثانی شاہ بن قتیل شاہ درج ہے۔

یہ قتیل شاہ دراصل ابو علی حسین بن محمدؒ علوی المحمدی اور شناشی ثانی شاہ دراصل عقیل معروف بہ ششش بن حسین مذکور ہیں۔ اور قطب شاہ اعوان عباسؒ بن عقیل مذکور کی اولاد میں چھٹی صدی ہجری میں گذرے اور محمدؒ بن عقیل مذکور تاریخ بلخ و نیشاپور کے مصنف ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

یہ آخر الذکر جملہ تفصیلات زیر تدوین کتاب "سر سلسلۃ الاعوان" میں انشاء اللہ عنقریب

پیش کی جا رہی ہیں۔ جہاں تک زیرِ نظر تالیف موسوم بہ "مرآۃ المتواریخ الاعوان" کا تعلق ہے۔ تو اس میں کتب تواریخ الاعوان مذکورہ کے بیان کردہ واقعات و حالات اور شجرہ النساب کا مختصر جائزہ حاصل کیا گیا۔ اس ناچیز تالیف کا محوری ماخذ پروفیسر انور بیگ اعوان کے مطالبہ کی بناء پر عمدۃ الطالب فی انساب آل ابیطالب ہے۔

اس تالیف کے نفس کتاب میں مختلف عنوانات (۱) آل عبدمناف القریشی (۲) بنو ہاشم القریشی (۳) آل ابیطالب ہاشمی (۴) سادات علوی (۵) سادات علوی العباسی (۶) ابو یعلی حمزۃ علوی العباسی۔ ۷۔ سادات علوی المحمد یہ ہیں۔ احوال واقعی کا یہ منقولہ بالاعوان اور خاندانی شجرہ النساب نفس کتاب سے خارج ہیں۔ جو اپنے ایک جوان العمر بھانجے مسمی فضل الٰہی بن جہانداد بن فیروز خان بن راحم خان بن سالار خان اعوان کے اصرار پر ہدیۂ قوم اعوان ہیں،

آخر میں اپنے جملہ ممد و معاون حضرات بالخصوص مولوی برکت اللہ گوجر لائبریرین گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد اور محمد جواس خان اعوان کا ممنونِ احسان ہوں۔ جن کی فراہم کردہ کتب اور خطوط میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوئے۔ قارئین کرام سے التماس ہے کہ اس ناچیز تالیف کا مطالعہ بنظرِ تنقید کیا جائے۔ نہ کہ بنظرِ استحسان اور حقیقت الامر یہی ہے کہ بلاشبہ اللہ ہی خوب جاننے والا ہے، سننے والا ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

فضل داد عارف

بمقام کاکوٹ ہزارہ بتاریخ یکم مئی ۱۹۷۱ء

"فہرست مضامین وماخذ"

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ	نام مؤلف	متوفی
۱	سیرۃ النبیؐ کامل	۱۹۶۲ء	ابن ہشام	۲۱۸ھ
۲	الطبقات الکبریٰ	۱۹۷۰ء	ابن سعد	۲۳۰ھ
۳	تاریخ الامم والملوک	۱۹۶۷ء	ابن جریر الطبری	۳۱۰ھ
۴	تاریخ ابن خلدون	۱۹۶۶ء	ابن خلدون	۸۰۸ھ
۵	عمدۃ الطالب	۱۳۱۸ھ	احمد الکرمانی	۸۲۸ھ
۶	روضۃ الصفاء	۱۳۳۲ھ	محمد خاوند شاہ	۹۰۳ھ
۷	تاریخ الخلفاء	۱۳۲۸ھ	عبدالرحمٰن سیوطی	۹۱۱ھ
۸	رحمۃ اللعالمینؐ	۱۹۳۵ء	سلیمان منصور پوری	+
۹	تابعین رحمۃ	۱۹۳۷ء	احمد ندوی	+
۱۰	کتب تواریخ الاعوان			

آلِ عبدِ منافِ القریشی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ الرَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۝ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ فِی سُوْرَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ "اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰہِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۙ ذُرِّیَّۃً ۢ بَعْضُہَا مِنْ ۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ "۔

بلا شبہ اللہ تعالٰی نے آدمؑ اور اس کی اولاد میں سے نوحؑ اور اس کی اولاد میں سے آلِ ابراہیمؑ اور اس کی اولاد میں سے آلِ عمرانؑ کو اہلِ عالم پر برگزیدہ فرمایا ہے۔ ان سب کی اولاد میں سے بھی بعض کو بعض پر بزرگی دی اور اللہ ہی بڑا سننے والا جاننے والا ہے۔

باتفاق جمہور علماء تفاسیر القرآن و احادیث النبوی صلعم و کتب تواریخ اور انساب العرب آلِ اسماعیل بن ابراہیم علیہم السلام میں سے عدنان ہی وہ پہلے بزرگ ہیں جن کی اولاد سے قبیلے متفرق ہوئے۔ بنو عدنان بن اُدّ الاسماعیلی میں سے النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان مذکور یا بعض فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ مذکور کا لقب قریش تھا۔ جن کی اولاد سے جزیرۃ العرب کا ایک مشہور زمانہ خاندانِ قریش ہے۔

اس خاندان قریش کو جمع کرنے والے پہلے بزرگ قصی جن کا اصل نام زید اور لقب مجمع القریش ہے۔ کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ مذکور کے بیٹے تھے۔ بروایت ابنِ جریر الطبری متوفی ۳۱۰ھ آلِ قصی بن کلاب القریشی کے متعلق

مطرود یا خذاقہ بن غانم نے یہ شعر کہا ہے۔

أبوكم قصيٌّ كان يُدعى مجمّعًا

بِہٖ جمع اللّٰہُ القبائل من فهر

یعنی تمہارا باپ قصیّ ہے۔ جسے مجمّع کہتے تھے۔ اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بنی فہر کے قبائل کو پھر ایک جا جمع کر دیا۔ حضرت علامہ ابو جعفر محمدؒ ابن جریر الطبری کی تالیف تاریخ الامم والملوک معروف بہ تاریخ طبری کی جلد اوّل مترجمہ سیّد محمدؒ ابراہیم ندوی مطبوعہ ۱۹۶۷ء کراچی میں ص ۱۰ پر منقولہ بالا شعر درج ہے۔ اور اس سے پہلے ص ۳۵ پر مسطور ہے کہ:۔

"عبد مناف، عبد العزیٰ، عبد الدار بن قصی اور عبد قصی بن قصی یہ کم عمری میں مرگیا یہ تو قصی بن کلاب کے بیٹے ہیں اور لڑکی برّہ بنت قصی ہے۔ ان سب کی ماں حبّی بنت حُلیل بن حبشیہ بن سلمول بن کعب بن عمرو بن خزاعہ تھی۔ ہشام بن محمدؒ اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے کہ عبد مناف کا لقب قمر اور نام مغیرہ تھا۔ اس کی ماں حبّی تھی۔"

باتفاق جمہور عبد مناف بن قصی القریشی کا اصلی نام مغیرہ ہے۔ اور تاریخ طبری جلد اوّل ص ۳۷ پر مسطور ہے کہ:۔

"ہاشم اور عبد شمس یہ عبد مناف کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ اور مطلب جو ان کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ یہ ایک بطن سے تھے۔ ان کی ماں عاتکہ بنت مرّۃ السّلمیہ تھی۔ اور نوفل جس کی ماں واقدہ تھی۔ عبد مناف کے یہ چاروں بیٹے اپنے باپ کے بعد قوم کے سردار ہوئے۔ ان کو مجبّرون کہتے ہیں۔ انہی نے سب سے پہلے قریش کے لئے دوسرے ملکوں میں سکونت کے لئے اجازت نامے حاصل کئے۔"

سیرۃ النّبی کامل معروف بہ سیرۃ ابن ہشام، ابو محمدؒ عبد الملک بن ہشام بن ایوب الحمیری

المغافری متوفی سنہ ۲۱۳ھ کی تالیف ہے۔ اس کی جلد اوّل مترجمہ علامہ عبدالجلیل صدیقی مطبوعہ سنہ ۱۹۶۲ء لاہور میں ص ۱۰۱ پہ مذکور ہے کہ :-

"ابن اسحٰق نے کہا قصی بن کلاب کے چار بیٹے عبد مناف، عبدالدار، عبدالعزیٰ۔ عبد تھے اور دو بیٹیاں تخمر اور برّہ ۔ ۔ ۔ ۔ ابنِ ہشام کا بیان ہے۔ کہ عبد مناف بن قصی جس کا نام المغیرہ تھا کے بھی چار بیٹے تھے۔ ہاشم، عبدشمس، المطلب اور ان کی ماں عاتکہ بنت مرّہ تھی۔ چوتھا لڑکا نوفل تھا۔ جس کی ماں واقدہ بنت عمرو مازنیّہ تھی۔"

جمہور علماء تاریخ و ارباب سیر متفق ہیں۔ کہ آل عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ القریشی، سرور کائنات، ہادی السلام، نبی آخر الزمان حضرت محمدؐ الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابنِ عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف مذکور کے قریب ترین اقرباء میں سے ہیں۔ گویا ہر مسلمان کے چوتھے جدِ امجد کی تمام اولاد اس کے قریب ترین اقرباء میں سے ہوتی ہے۔ اور قرآن و احادیث نبوی صلعم گواہ ہیں۔ کہ قرابت داری کا پہلا حق صلہ رحمی اور ان کو تعلیماتِ اسلام سے کماحقہ، روشناس کرانا ہے۔

الطبقات الکبریٰ یا الکبیر معروف بہ طبقات ابن سعد، ابو عبداللہ محمدؒ ابن سعد الکاتب البصری متوفی سنہ ۲۳۰ھ کی تالیف ہے۔ اس کی جلد اوّل مترجمہ علامہ عبداللہ العمادی مطبوعہ سنہ ۱۹۷۰ء کراچی میں ص ۱۱۱ و ص ۱۱۲ پر مسطور ہے کہ :-

"محمدؒ بن السائب کہتے ہیں۔ قصی کے انتقال کرنے پر عبد مناف بن قصی ان کے قائم مقام ہوئے۔ قریش کے تمام امور انہیں کے ہاتھ میں تھے۔ قصی نے اپنی قوم کے لئے جن محلات کی داغ بیل ڈالی تھی۔ عبد مناف نے ان کے علاوہ دوسرے محلات کی داغ بیل بھی ڈالی یہ عبد مناف ہی کی خصوصیت تھی۔ کہ اللہ تعالے نے جب آیۃ و انذر عشیرتک الاقربین

نازل فرمائی۔ تو آنحضرت صلوٰۃ اللہ علیہ نے مخصوص خاندان عبد مناف ہی کو انذار فرمایا یعنی سطوتِ خداوندی سے ڈرایا۔

ابن عباس کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیۃ وانذر عشیرتک الاقربین نازل فرمائی۔ تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام مروہ پر چڑھ گئے۔ اور وہاں سے آواز دی "یاآل فہر" آواز دیتے ہی تمام قریش حاضر ہو گئے۔

ابولہب بن عبدالمطلب نے کہا۔ اولاد فہر یہ تیرے سامنے ہے۔ جو کہنا ہو کہہ۔ آنحضرت سلام اللہ علیہ وبرکاتہ نے فرمایا۔ "یاآل غالب" اس آواز پر حارث و محارب فرزندان فہر واپس گئے۔ آنحضرت علیہ التحیات نے فرمایا۔ "یاآل لوی بن غالب"۔ اس آواز پر تیم الادرم بن غالب کی اولاد واپس گئی۔

آنحضرت رحمۃ اللہ وصلوٰۃ علیہ نے فرمایا۔ "یاآل کعب بن لوی" اس آواز پر عامر بن لوی کی اولاد واپس گئی۔ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا۔ "یاآل مرۃ بن کعب" اس آواز پر عدی بن کعب کی اولاد اور سہم و جمح ابنائے عمرو بن ہصیص بن کعب کی اولاد واپس گئی۔ آنحضرت برکاۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ "یاآل کلاب بن مرۃ" اس آواز پر مخزوم بن یقظہ بن مرۃ اور تیم بن مرہ کی اولاد واپس گئی۔

آنحضرت بارک اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "یاآل قصیّ" اس آواز پر زہرۃ بن کلاب کی اولاد واپس گئی۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ نے فرمایا۔ "یاآل عبد مناف" اس آواز پر عبدالدار بن قصی کی اولاد، اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کی اولاد اور عبد بن قصی کی اولاد واپس گئی۔

ان سب کے چلے جانے پر ابولہب نے آنحضرتؐ سے کہا۔ "یہ فرزندانِ عبد مناف تیرے سامنے ہیں۔ اب جو کہنا ہو کہہ"۔ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"إن الله قد امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین وانتم الاقربون من قریش، وانی لا املك لکم من الله حظا ولا من الآخرة نصیبًا الا ان تقولوا لا اله الا الله فاشهد بها لکم عند ربکم وتدین لکم بها العرب وتذل لکم بها العجم"

یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اپنے قریب ترین خاندان والوں کو ڈراؤں۔ قریش میں قریب ترین تمہیں لوگ ہو۔ پس تم کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے نہ کسی حصے کا مالک بنا سکتا نہ آخرت سے کوئی بہرہ دلا سکتا بجز اس صورت میں (۱) پس تمہارے پروردگار کے روبرو تمہارے حق میں شہادت دونگا۔ (۲) تمام عرب تمہارا ہی دین اختیار کرے گا۔ اور تمہارا ہی طریقہ کی پیروی کرے گا۔ (۳) اس کہنے سے تمام عجم تمہارا تابع ومطیع ہو جائے گا"

ہشام بن محمد بن السائب الکلبی عن ابیہ کے حوالہ سے ابن سعد نے حضرت عبدمناف بن قصی کے چھ بیٹے اور چھ بیٹیاں حسب ذیل بتائی ہیں۔

۱۔ مطلب وہاشم اسمہٗ عمرو اور تیسرے عبدشمس یہ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں تماضر وحنہ وخلابہ وبرّہ وہالہ از بطن عاتکہ کبریٰ بنت مرہ بن ہلال بن فالج بن ثعلبہ بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر العدنانیہ السلمیہ۔

(۲) نوفل وابوعمرو اور ابوعبید تین بیٹے از بطن واقدہ بنت ابوعدی عامر بن عبید نہم بن زید بن مازن بن صعصعہ المازنیہ۔

(۳) ایک بیٹی زبطہ بنت عبدمناف از بطن ثقفیہ جو اس کا نام تھا۔

باتفاق جمہور کل آل عبدمناف القریشی ہاشم وعبدشمس ومطلب ونوفل ابنان عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ القریشی کی اولاد میں سے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

"بنو ہاشم القریشی"

آل عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ القریشی میں سے ہاشم بن عبدمناف مذکور کا نام عمرو ہے بعض نے کہا کہ عمران ہے۔ لیکن عمرو معروف بہ عمرالعلےٰ نام ہی صحیح ہے۔ چنانچہ تاریخ طبری جلد اوّل صفحہ ۳۶ پر مسطور ہے کہ:۔

"ہاشم کا نام عمرو ہے۔ ہاشم اس لئے مشہور ہوا کہ مکہ میں سب سے پہلے انہوں نے روٹیوں کو شوربے میں توڑ کر ان کو اپنی قوم کو کھلایا تھا۔ اسی کے متعلق مطرود بن کعب الخزاعی یا ابن الکلبی کے قول کے مطابق ابن الزبعری نے یہ شعر کہا ہے۔ [۱]

عمرو الذی ھشم الثرید لقومہٖ

ورجال مکۃ مسنتون عجاف

یعنی وہ عمرو جس نے اپنی قوم کو روٹی توڑ کر کھلائی۔ جبکہ مکہ والے سخت قحط میں مبتلا تھے"

طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۱۱۴ پر مذکور ہے کہ ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ ہاشم کا نام عمرو تھا۔ ایلاف قریش یعنی قریش کا ذاب وطریقہ انہیں سے منسوب ہے۔ وہ پہلے شخص ہیں۔ کہ سال میں دو مرتبہ قریش کے لئے سفر کے طریقے نکالے۔"

---

[۱] بروائیت ابن سعد، عبداللہ بن الزبعری نے کہا ؎

عمرو العلےٰ ھشم الثرید لقومہٖ ✤ ورجال مکۃ مسنتون عجاف

[۱] بروائیت ابن ہشام، کسی شاعر نے کہا ؎

عمرو الذی ھشم الثرید لقومہٖ ✤ قوم بمکۃ مسنتین عجاف

عمدۃ المطالب میں مسطور ہے کہ "ہاشم واسمہٗ عمرو یقال لہٗ عمر العلا"۔ ان کے علاوہ روضۃ الصفا فی سیرۃ الانبیاء والملوک والخلفاء مؤلفہ محمد بن خاوند شاہ بن محمود دھلوی المتوفی سنہ ۹۰۳ھ کی جلد دوم مطبوعہ ۱۳۳۲ھ لکھنؤ میں صفحہ ۱۱ پر مذکور ہے۔ کہ "ہاشم کہ نامش عمران است"۔

طبقات ابن سعد میں بروایت یزید بن عبدالملک بن المغیرہ النوفلی عن ابیہ صفحہ ۱۱۹ پر لکھا ہے۔ کہ "ہاشم بن عبد مناف بن قصی، سقایہ و رفادہ کے متولی قرار پائے۔ ہاشم فراخ دست آدمی تھے"۔ ازاں بعد تاریخ طبری صفحہ ۳۷ پر لکھا ہے کہ:۔

"اپنے باپ عبد مناف کے بعد ہاشم کعبہ کے متولی ہوئے۔ اور حاجیوں کے لئے پانی اور قیام کا انتظام ان کے متعلق ہوا۔ جب ہاشم نے اپنی قوم کی دعوت کی تو اس پر امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کے دل میں ان کی طرف سے حسد پیدا ہوا۔ یہ بھی دولت مند تھا اس نے اگرچہ بڑے اہتمام سے اپنی قوم کی ویسی ہی دعوت کی مگر وہ بات نہ ہو سکی۔ جو ہاشم سے بن آئی۔ قریش کے بعض لوگوں نے اس کا مضحکہ کیا۔ وہ سخت برہم ہوا۔ اور ہاشم کا دشمن ہو گیا"۔

اس واقعہ دشمنی کے متعلق طبقات ابن سعد میں صفحہ ۱۱۶ پر یوں لکھا ہے کہ "امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی کو ہاشم پر حسد ہوا۔ وہ مالدار تھا۔ لہٰذا جو ہاشم نے کیا تھا۔ بہ تکلف وہی خود بھی کرنا چاہا مگر نہ کر سکے اور عاجز آ گئے۔ قریش کے کچھ لوگوں نے اس پر شماتت کی تو امیہ کو غصہ آ گیا۔ ہاشم کو برا بھلا کہنے لگے۔ اور انہیں منافرہ کی دعوت دی۔ ہاشم نے اپنی عمر، قدر و منزلت کا خیال کر کے منافرہ ناپسند کیا۔ مگر قریش نے نہ چھوڑا۔ اور ان کو محفوظ کر لیا۔ ہاشم نے امیہ سے کہا کہ "میں تیرے ساتھ اس شرط سے منافرہ کرتا ہوں۔ کہ اگر تو مغلوب ہو تو سیاہ آنکھوں کی پچاس اونٹنیاں بطن مکہ میں تجھے ذبح کرنے کے لئے دینی ہوں گی۔ اور دس برس کے لئے مکہ سے جلاوطن ہونا پڑے گا"۔

امیہ نے یہ شرط منظور کرلی۔ منافرہ ہوا۔ بنی خزاعہ کے کاہن کو دونوں نے حکم بنایا جس نے ہاشم کے حق میں فیصلہ کیا۔ ہاشم نے امیہ سے وہ مشروط اونٹ لے لئے۔ ذبح کئے اور حاضرین کی ضیافت کی۔ امیہ ملک شام میں نکل گئے۔ اور وہاں دس برس تک مقیم رہے۔ یہ پہلی عداوت تھی۔ جو ہاشم و امیہ کے قبائل میں واقع ہوئی"

ان واقعات پر سب کا اتفاق ہے۔ اور سیرۃ ابن ہشام ص۱۳۳ پر مسطور ہے کہ:" ابن اسحاق نے کہا۔ تاجرانہ کاروبار کے سلسلے میں ہاشم شام کی طرف گیا۔ اور غزہ نامی بستی میں جو سرزمین شام میں ہے۔ اس کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد سقایہ و رفادہ کی نگرانی مطلب بن عبد مناف سے متعلق ہوگئی۔ جو عبد شمس کا چھوٹا بھائی تھا۔" اس سے پہلے ص۱۰۷ پر اولاد ہاشم کے متعلق مذکور ہے کہ:۔

"ہاشم بن عبد مناف کے چار بیٹے تھے۔ عبدالمطلب، اسدہ، ابا صیفی اور نضلہ اور پانچ بیٹیاں شفاء، خالدۃ، ضعیفہ، رقیہ، حیۃ، عبدالمطلب اور رقیہ کی ماں سلمٰی بنت عمرو تھی۔"

طبقات ابن سعد میں بروایت ہشام بن محمد عن ابیہ، ہاشم بن عبد مناف کے بیٹے عبدالمطلب اسمہ شیبۃ الحمد اور ایک بیٹی رقیہ از بطن سلمٰی بنت عمرو بن زید بن لبید بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار اور دو بیٹے ابو صیفی جن کا نام عمرو ہے۔ اور صیفی از بطن ہند بنت عمرو بن ثعلبہ بن حارث الخزرجی اور ایک بیٹے اسد بن ہاشم از بطن قیلہ ملقب بہ جزور بنت عامر بن مالک بن جزیمہ الخزاعی۔ اور ایک بیٹے نضلہ اور دو بیٹیاں شفاء و رقیہ از بطن امیہ بنت علی بن عبداللہ بن دینار القضاعی اور دو بیٹیاں ضعیفہ و خالدہ از بطن واقدہ بنت ابی عدی اور حنہ از بطن عدی بنت حبیب بن حارث بن مالک الثقفی یعنی کل گیارہ اولادیں بتائی گئی ہیں۔

اس کے علاوہ طبقات ابن سعد جلد اوّل میں صہ۳۹ پہ مسطور ہے کہ "ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں سردار فرزندان آدم ہوں"۔ واثلہؓ بن اسقع سے روائیت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالےٰ نے فرزندانِ ابراہیمؑ میں اسماعیلؑ کو اولاد اسماعیلؑ میں بنی کنانہ کو، بنی کنانہ میں قریش کو، قریش میں بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو برگزیدہ فرمایا ہے۔

علیؓ بن ابی طالب سے روائیت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ تعالےٰ نے زمین کے دو برابر حصے کئے جو بہترین حصہ تھا مجھے اسی میں رکھا۔ اس حصے میں بھی تین تہائیاں کیں جو بہترین تہائی تھی۔ مجھے اس میں رکھا۔ یہ تخییر کرلی تو اقوام انسانی میں سے قوم عرب کو پسند فرمایا۔ عرب میں قریش کو، قریش میں بنی ہاشم کو، بنی ہاشم میں اولاد عبدالمطلب کو اور ان میں سے مجھ کو"۔

باتفاق جمہور ہاشم بن عبد مناف القریشی کے بیٹے عبدالمطلب کا نام شیبۃ معروف بہ شیبۃ الحمد ہے اور کتاب عمدۃ الطالب میں صہ۸ پر مذکور ہے کہ "عبدالمطلب واسمہٗ شیبہ ویقال شیبۃ الحمد وقد قیل ان اسمہٗ عامر والصحیح الاوّل"۔ تاریخ طبری میں ہے کہ "عبدالمطلب کا نام شیبہ ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان کے سر میں سفید بال تھے"۔ طبقات ابن سعد میں صہ۱۲۸ پر مسطور ہے کہ:۔

"مطلب بن عبد مناف نے تجارت کی غرض سے یمن کا سفر کیا تھا۔ وہاں مقام ادمان میں انتقال کر گئے۔ ان کے بعد رفادہ وسقایہ کے عبدالمطلب ابن ہاشم متولی ہوئے اور یہ مناصب ہمیشہ انہیں کے ہاتھ میں رہے"۔

تاریخ طبری جلد اوّل صہ۳۶ پہ مذکور ہے کہ:۔ "عبدالمطلب کے چچا، مطلب بن عبد مناف

کی موت کے بعد حاجیوں کو پانی کی بہم رسانی اور ان کی مہمانداری کی جو خدمات بنو عبد مناف کے پاس تھیں اور اس وجہ سے قوم میں جو عزت و شرف ان کو حاصل تھا۔ وہ اب عبدالمطلب کو ملا۔ انہوں نے سب سے پہلے اسماعیل بن ابراہیم علیہم السلام کے کنوئیں زمزم کو صاف کر کے کھولا اور جو دفینہ اس میں تھا۔ انہوں نے برآمد کیا۔ یہ سونے کے دو ہرن تھے۔ جن کو جرہم نے اس میں اس وقت دفن کیا تھا جب ان کو کعبہ سے بے دخل کر دیا گیا۔ کچھ قلعی تلواریں اور زرہیں تھیں۔ ان تلواروں سے کعبہ کا ایک دروازہ بنایا گیا۔ اور اس میں ان سونے کے ہرنوں کا سونا پتروں کی شکل میں تبدیل کر کے دروازہ پر چڑھایا گیا۔"

طبقات ابن سعد صفحہ ۳۲ پر ہے کہ "محمد بن عمر کہتے ہیں۔ جس وقت قبیلہ جرہم نے محسوس کیا کہ مکے سے اب ان کو چلا جانا چاہیئے تو ہرن، سات قلعی تلواریں اور پانچ مکمل زرہیں دفن کر دیں تھیں۔ جن کو عبدالمطلب نے برآمد کیا۔ عبدالمطلب کا شیوہ خدا پرستی تھا۔ ظلم و ستم اور فسق و فجور کو اعظم المنکرات سمجھتے تھے۔ انہوں نے دونوں غزال جو کہ سونے کے تھے کعبے کے سامنے چڑھا دیئے۔ تلواریں دونوں دروازوں پر لٹکا دیں کہ خزانہ کعبہ اور کنجی اور قفل سونے کا بنا کے لگا دیا۔

ابن عباس رض کہتے ہیں۔ یہ غزال قبیلہ جرہم کا تھا۔ عبدالمطلب نے جب زمزم کی کھدائی شروع کی تو غزال اور قلعی تلواریں بھی نکالیں۔ ان پر قداح ڈالے تو سب کعبہ کے لئے نکلیں۔ یہ سونے کی چیزیں تھیں جو کعبے کے دروازہ پر چڑھا دیں، مگر قریش کے تین شخصوں نے ایکا کر کے انہیں چرا لیا۔"

ہاشم بن عبد مناف اور ان کے بھتیجے امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کے درمیان جو منافرہ ہوا اس کا حال گذر چکا ہے۔ اس کے علاوہ عبدالمطلب بن ہاشم مذکور اور

حرب بن امیہ مذکور کے ایک دوسرے منافرہ کا حال بھی کتب تاریخ میں بیان کیا جاتا
ہے۔ کہتے ہیں کہ عبدالمطلب بن ہاشم کے پڑوس میں ایک تاجر و مالدار یہودی جس کا
نام اذینہ تھا۔ رہتا تھا۔ حرب بن امیہ نے اس یہودی کے خلاف قریش کو اکسایا۔ کہ اس
کو قتل کرکے مال و دولت پر قابض ہوجائیں۔ آخر وہ یہودی عامر بن عبد مناف بن
عبدالدار اور صخر بن عمرو بن کعب کے ہاتھوں قتل ہوا اور یہ دونوں قاتل حرب بن امیہ کی
پناہ میں داخل ہو گئے۔

اس واقعہ پر عبدالمطلب ہاشمی اور حرب اموی کے درمیان سخت کلامی ہوئی۔ اور
یہ دونوں فیصلے اور محاکمہ کے لئے نجاشی کے پاس گئے۔ طبقات ابن سعد جلد اول ص ۱۳۵
پر مسطور ہے کہ:-

عبدالمطلب بن ہاشم اور حرب بن امیہ کے درمیان منافرہ کی ٹھہری اور دونوں
نے نجاشی حبشی کو حکم قرار دیا۔ لیکن اس نے اس بیچ میں پڑنے اور فیصلہ کرنے سے انکار
کر دیا۔ ناچار نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب
کی جانب رجوع کرنا پڑا اور وہی حکم بنائے گئے۔ لیکن انہوں نے حرب سے کہا:-

"اتنا فر رجلا هو اطول منك قامة واعظم منك هامة وادسم منك وسامة
واقل منك لامة واكثر منك ولدا۔ واجزل منك صفدا واطول منك حذودا؟"

نفیل نے بمقابلہ حرب کے عبدالمطلب کے حق میں فیصلہ کیا۔ اس پر حرب نے کہا۔
ان من انكاث الزمان ان جعلناك حكما۔ محمد بن السائب کہتے ہیں۔ حرب تک سے
منافرہ نہیں ہوا تھا۔ اور نفیل بن عبدالعزیٰ کو کہ عمر بن الخطاب کے دادا تھے۔ حکم
نہیں بنایا تھا۔ اس وقت تک عبدالمطلب ہی حرب بن امیہ کے ہمنشین و ہمدم تھے۔ جب

نفیل نے عبدالمطلب کے حق میں فیصلہ کیا تو حرب و عبدالمطلب دونوں جُدا ہو گئے۔ اور حرب، عبداللہ ابن جُدعان کے ندیم و ہمراز ہو گئے۔"

بنو ہاشم نے ہمیشہ مظلوم کی مدد کی اور کہتے ہیں کہ حرب سے ایک سو اُونٹ دیت لیکر عبدالمطلب نے یہودی المقتول کے چچا زاد بھائی کو دیئے۔ یہودی کا جو مال علاوہ بھی اسے دیا گیا تھا۔ اور جو ضائع ہوا اس کی کمی خود عبدالمطلب نے از راہ ہمدردی پوری کر دی تھی۔ یہ حرب بن اُمیہ کی ناقابل فراموش شکست و ذلت تھی، اور یہی حال اُمیہ بن عبد شمس کا ہوا۔

عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی کے دس بیٹے ہُوئے۔ سیرۃ ابن ہشام جلد اوّل صفحہ۱۰۱ پر مذکور ہے کہ "عبدالمطلب بن ہاشم کے دس بیٹے تھے۔ عباس، حمزہ، عبداللہ، ابُو طالب، زبیر، الحارث، حجل، المقوم، ضرار اور ابُو لہب اور سات بیٹیاں صفیہ، ام حکیم، البیضا، عاتکہ، امیمہ، اروی، اور برہ،

کتاب روضتہ الصفاء جلد دوم صفحہ۱ پر ہے۔ کہ "از نتائج لُطف ایزدی عبدالمطلب با جود دہ پسر و شش دختر مسرور و منبسط گشتہ و اول پسری از پسران او کہ خلعت ہستی پوشیدہ و او در حفر چاہ زمزم با پدر سعی بلیغ نمود۔...... دوم ابولہب است و اورا ابوعتبہ نیز گویند..... سوم عبد ود است کہ از کثرت خیر و احسان او را فجل میگفتند، چہارم مقوم..... پنجم ضرار..... ششم زبیر..... ہفتم ابوطالب..... ہشتم عبداللہ است۔ کہ زیبا ترین قوم و فضیلہ بود بغیر از سید کونین صلے اللہ علیہ وسلم اورا فرزندی نبود..... نہم حمزہ رضؓ کہ سر پہلوانان عرب است..... دہم عباسؓ است"

عبدالمطلب بن ہاشم کی اولاد کی تفصیل طبقات ابن سعد جلد اوّل صفحہ۱۲۵ پر بروایت

محمدؐ بن السائب یوں بتائی گئی ہے کہ :-

۱۔ حارث از بطن صفیہ بنت جنیدب بن حجیر بن زباب از بنو عامر بن صعصعہ۔

۲۔ عبداللہ و زبیر و ابو طالب جن کا نام عبد مناف اور عبدالکعبہ تھا۔ یہ تین بیٹے
اور پانچ بیٹیاں ام حکیم البیضاء و عاتکہ و برہ و امیمہ و اروی از بطن فاطمہ بنت عمرو بن
عابد بن عمران بن مخزوم بن یقظہ بن مرۃ القرشیہ۔

۳۔ حمزہ رضؓ و المقوم اور حجل جن کا نام مغیرہ تھا، اور ایک دختر صفیہ از بطن ہالہ
بنت وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب القرشیہ۔

۴۔ عباس رضؓ و ضرار و قثم از بطن نتیلہ بنت جناب بن کلیب بن مالک بن عمرو بن عامر
العدنانی۔

۵۔ ابو لہب جن کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ اور ابو عتبہ ان کی کنیت تھی۔ حسن و جمال
کے باعث عبدالمطلب نے ابو لہب ان کی کنیت رکھی تھی۔ از بطن لبنیٰ بنت حاجرہ
بن عبد مناف ابن ضاطر بن حبیشہ بن سلول بن کعب الخزاعیہ۔

۶۔ الغیداق جن کا نام مصعب تھا۔ از بطن ممنعہ بنت عمرو بن مالک الخزاعیہ
سے ہیں۔ اس طرح عبدالمطلب ہاشمی کے بارہ بیٹے اور چھ بیٹیاں ہوئیں۔

طبقات ابن سعد ہی میں صفحہ ۱۳ پر مسطور ہے کہ ابن عباس رضؓ اور محمدؐ بن
ربیعۃ الحارث وغیرہما سے روایت ہے۔ کہ زمزم کھودنے میں عبدالمطلب
نے جب اپنے مددگاروں کی قلت دیکھی، تو تن تنہا کھودتے تھے۔ اور صرف اپنے بیٹے
حارث کو کہ وہی خلف اکبر تھے۔ ان کے شریک حال رہے۔ تو منت مانی کہ اگر اللہ
تعالیٰ نے انہیں پورے دس بیٹے دیئے حتیٰ کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں تو ایک کو قربانی

چڑھائیں گے۔ جب دس کی تعداد پوری ہو گئی تو باپ نے بیٹوں کو جمع کر کے اس منت کی اطلاع دی اور چاہا کہ اس نذر کو اللہ تعالےٰ کے لئے وفا کریں۔ ان بیٹوں کے نام حسب ذیل ہیں،

الحارث، الزبیر، ابُوطالب، عبداللہ، حمزہ، ابُولہب، الغیداق، المقوم، ضرار، العباس"

واضح ہو کہ حجل و نجل، وغیداق و مغیرہ و مصعب ایک ہی شخصیت کے مختلف نام ہیں، اور ان ہی کو عبدہ ود اور قثم بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی ماں ممنعہ الخزاعیہ تھیں اور عبدالکعبہ کوئی نہ تھے۔ اور یہی عبد مناف ابُو طالب ہیں۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ مقوم ہی کو عبدالکعبہ کہا جاتا ہے، وہ صحیح نہیں اور ممکن ہے۔ کہ یہ صحیح بھی ہو کہ عبدالکعبہ کا بے عقب ہونا بتایا جاتا ہے اور ابوطالب عبد مناف صاحب اعقاب ہیں۔ اور تاریخ طبری جلد اول صفحہ ۲۵ پر مذکور ہے کہ:۔

"رسُول اللہ صلعم کا اسم گرامی محمدؐ ہے۔ اور آپؐ، عبداللہ بن عبدالمطلب کے بیٹے ہیں، یہ عبداللہ، رسُول اللہ کے والد اپنے باپ کے (اپنے حقیقی بھائیوں سے) سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ یہ عبداللہ، زبیر اور عبد مناف یعنی ابوطالب، عبدالمطلب کے بیٹے ایک ماں سے تھے۔ ان کی ماں فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھی۔ یہ ابنِ اسحاق کی روایت ہے، ہشام بن محمدؐ کی روایت یہ ہے۔ کہ یہ عبداللہ بن عبدالمطلب، رسول اللہ صلعم کے باپ اور ابُو طالب جن کا نام عبد مناف ہے۔ اور زبیر اور عبدالکعبہ، عاتکہ، برہ اور امیمہ عبدالمطلب کی اولاد حقیقی بہن بھائی تھے۔ ان سب کی ماں فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم بن یقظہ تھی"

سیرۃ ابن ہشام میں صفحہ ۱۲۳ پر مسطور ہے کہ "ابن اسحاق نے کہا۔ جب عبدالمطلب بن ہاشم کا انتقال ہو گیا۔ تو زمزم اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت پر ان کے فرزند العباس متولی ہوئے حالانکہ وہ اس وقت اپنے تمام بھائیوں سے چھوٹے تھے" یہ تولیت اسلام کے ظہور اور قوت

حاصل کرتے تک بھی انہیں سے وابستہ اور انہیں کے ہاتھ میں رہی" اور کتاب طبقات ابن سعد جلد اول ص۱۲۷ پر مذکور ہے کہ:۔

"فرزندان عبدالمطلب میں عباس، ابوطالب، حارث، ابولہب کی اولاد تو چلی اور اگرچہ حمزہ، مقوم، زبیر اور حجل کی صلبی اولاد بھی تھی۔ مگر سب کا خاتمہ ہوگیا"

قرآن مجید میں سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالے کا ارشاد ہے کہ:۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۔ باتفاق جمہور حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن عبداللہ بن عبدالمطلب ہاشمی کی اولاد نرینہ اپنے اپنے عہد طفولیت میں وفات پاگئی۔ اور آپؐ کی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب بن مرۃ القریشیہ ہیں۔ باتفاق جمہور آنحضرت محمد الرسول اللہ علیہ وسلم کا کوئی دوسرا حقیقی یا علاتی یا اخیافی بہن بھائی نہ تھا۔ اور آپؐ کی بیٹی فاطمۃ الزہراؓ زوجہ اول حضرت امیرالمومنین علی المرتضےؓ بن ابی طالب ہاشمی سے نسلی سلسلہ چلا۔ آپؐ کی پیدائش ۲ اربیع الاول سنہ عام الفیل مطابق ۵۷۱ء کو اپنے والد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب ہاشمی کی وفات کے دو یا تین ماہ بعد مکہ معظمہ میں ہوئی۔

المختصر کل بنو ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب القریشی حارث و ابولہب عبدالعزیٰ و ابوطالب عبدمناف و عباس ابنان عبدالمطلب بن ہاشم مذکورہ کی اولاد ہیں۔ جن کے علاوہ دوسرے بنی ہاشم کی اولاد کا سلسلہ آگے نہیں چلا۔ اگرچہ ان کی اولاد صلبی تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

"آلِ ابی طالبؓ ہاشمی"

حضرت ابی طالب بن عبدالمطلب ہاشمی کا اصل نام عبد مناف ہے۔ کتاب غیاث اللغات اور لغات فیروزی وغیرہ میں ان کا نام عمران بتایا گیا ہے۔ لیکن عبد مناف صحیح ہے۔ مولوی نور الدین سیمانی کی زاد الاعوان میں ص۱۳ پر تاریخ الخلفا سیوطی کا جو اقتباس منقول ہے وہ ایک ایسے اندازِ فکر سے نقل کیا گیا ہے۔ کہ اصل مطالب مسخ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح نقل کرتے ہیں کہ :۔

"علی بن ابیطالب اسمہٗ عبد المناف بن عبد المطلب واسمہٗ شیبہ بن ہاشم واسمہٗ عمرو بن عبد المناف واسمہٗ المغیرہ بن زبیر واسمہٗ زید بن کلاب بن مرۃ بن مرۃ بن کلاب بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ ابو الحسن وابو تراب کناہ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامہٗ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم وہی اول ولدت ہاشمیا قد اسلمت وہاجرت وھو احد عشرۃ المبشرین و محمد الرسول صلے اللہ علیہ وسلم، علی فاطمہؓ "

پھر اس اقتباس کا ایک حصہ باب الاعوان ص۱۱ پر یوں نقل کرتے ہیں۔ کہ "علی ابن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم واسمہٗ عمر بن عبد مناف امہٗ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم انتہی "

واضح ہو کہ یہ تاریخ الخلفاء مؤلفہ ابو الفضل جمال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر الکمال بن محمد الخضیری الاسیوطی متوفی سنہ ۹۱۱ھ مطبوعہ باہتمام محمد عبد الاحد ۱۳۲۸ھ دہلی ہے۔ جس کے ص۱۱۷ پر یوں مسطور ہے کہ :۔

"علی بن ابیطالب واسم ابی طالب عبد مناف بن عبد المطلب واسمہٗ شیبۃ بن ہاشم واسمہٗ عمر بن عبد مناف واسمہٗ المغیرۃ بن قصی واسمہٗ زید بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن

لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانۃ ابو الحسن و ابو تراب کناہ بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اُمّہٗ فاطمۃ بنت اسد بن ہاشم وھی اول ہاشمیۃ ولدت ھاشمیا قد اسلمت وھاجرت وعلی رض احد العشرۃ المشھود لھم بالجنۃ و اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمواخاۃ وصھرہٗ علی فاطمۃ رض سیدۃ النساء العالمین واحد السابقین الی الاسلام "

علی رض بن ابیطالب اور ابیطالب کا نام عبد مناف ہے ۔ بن عبد المطلب اور اس کا یعنی عبد المطلب کا نام شیبہ ہے بن ہاشم اور اس ہاشم کا نام عمر ہے بن عبد مناف اور اس عبد مناف کا نام مغیرہ ہے بن قصی اور اس قصی کا نام زید ہے ۔ کلاب اور اس کلاب کا نام جو کہ مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب القریشی کے بیٹے ہیں ۔ بعض نے حکیم بن مرۃ بتایا ہے ۔ چنانچہ کتاب عمدۃ الطالب فی انساب آل ابیطالب میں صفحہ ۵ پر مسطور ہے کہ " کلاب واسمہٗ حکیم ۔ ۔ ۔ وھو ابن مرۃ بن کعب بن لوی بن فہر وھو فی کثیر من الاقوال جماع قریش ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وھو ابن مالک وھو جامع قریش فی قول آخر وھو ابن النضر و اسمہٗ قیس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وھو جامع قریش فی اصح الاقوال "

یہ النضر جن کا نام قیس ہے ۔ کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان الاسماعیلی العدنانی کے بیٹے ہیں ۔ تاریخ طبری میں صفحہ ۴۹ پر ہے ، کہ :۔ " نضر بن کنانہ اس " نضر " کا نام قیس ہے ۔ اس کی ماں برّہ بنت مر بن اد بن طابخہ ہے " اور سیرۃ النبی کامل یعنی کہ سیرۃ ابن ہشام جلد اوّل میں صفحہ ۲۳۹ پر مسطور ہے کہ :۔

" ابن اسحاق نے کہا ۔ پہلا مرد ، جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ، آپ کے ساتھ نماز پڑھی ۔ اور اس چیز کی تصدیق کی جو آپ کے پاس اللہ تعالےٰ کی جانب سے آئی تھی ۔ وہ علی بن ابیطالب علیہ السلام بن عبد المطلب بن ہاشم تھے ۔ آپ پر

اللہ کی رضامندی اور سلام ہو۔ آپ کی عمر اس وقت دس سال کی تھی۔")

صاحب روضتہ الصفاء لکھتے ہیں۔ کہ این سخن بقول علماء کہ فرمودہ اند اول کسیکہ ایمان آوردہ خدیجہ رض بود و بعد از ان علی رض ابن ابیطالب آنگاہ زید رض بن حارث و بعد از اں صدیق رض تلفیق میتوان نمود۔ علاوہ ازیں تاریخ طبری جلد اوّل میں صفحہ ۸۲ پر مسطور ہے کہ :۔

"اس بارے میں اختلاف بیان ہے کہ خدیجہ رض کے بعد سب سے پہلے کون آپ کی نبوت کی تصدیق کر کے آپ پر ایمان لایا۔ اور اس نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس کے متعلق بعض راوی کہتے ہیں۔ کہ مردوں میں علی بن ابی طالب سب سے پہلے رسول اللہ کی تصدیق کر کے ان پر ایمان لائے اور ان کے ساتھ نماز پڑھی۔"

حضرت ابی طالب ہاشمی کے تین بیٹے علی و جعفر و عقیل رضی اللہ عنہم تھے۔ جنہوں نے دعوتِ اسلام قبول کی اور یہی تین صاحب اعقاب ہوئے۔ طبقات ابنِ سعد جلد اوّل صفحہ ۱۸۶ پر بروایت محمد بن السائب یہ بتایا گیا ہے کہ :۔

"ابو طالب کا نام عبد مناف تھا۔ ان کی اولاد میں طالب و عقیل و جعفر و علی اور اُم ہانی بر ہنہ و جمانہ در ربطہ یا اسماء از بطن فاطمہ بنتِ اسد بن ہاشم اور ایک بیٹے طلیق بن ابیطالب از بطن علّہ تھے۔ ان کے ماں جائے بھائی حویرث بن ابی ذباب بن عبداللہ تیمی ہیں۔"

سیرتِ ابن ہشام جلد اوّل صفحہ ۲۳۹ پر کہا گیا ہے کہ "عقیل ہی کو طالب بھی کہا جاتا تھا" اور روضتہ الصفاء جلد دوم میں صفحہ ۱۰ پر مسطور ہے کہ :۔

"ابو طالب داوراشش فرزند بود چہار پسر علی و عقیل و جعفر و طالب و دو دختر اُم ہانی و جمانہ کہ مادر ایشاں فاطمہ بنت اسد بن ہاشم است کہ از مومنات مہاجرات است۔"

یہ اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی القریشی الہاشمی تھے۔ اور مولانا نور احمد خان فریدی کی تصنیف "تذکرہ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رح" مطبوعہ ۱۹۵۴ء لاہور میں صفحہ ۵۷ پر بحوالہ انوار غوثیہ جو شجرہ نسب منقول ہے۔ وہ اپنی صحت کو نہیں پہنچا اور "ھبار بن اسد بن ہاشم بن عبد مناف" دراصل اسود بن عبد المطلب بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی کے بیٹے اور قریشی الاسدی ہیں۔ نہ کہ قریشی الہاشمی۔ یہ بات ہم نے سیرت ابن ہشام وغیرہ سے اخذ کی ہے۔ اور کتاب عمدۃ الطالب میں صفحہ ۱۲ پر مسطور ہے کہ:۔

"قد کان ابو طالب اولاد اربع بنین طالباً و عقیلاً و جعفراً و علیاً رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔۔۔۔ وامہم اجمع فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی وھی اول ہاشمیۃ ولدت لہاشمی"۔

باتفاق جمہور کل آل ابی طالب ہاشمی عقیل و جعفر الطیار و علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہم ابنان ابیطالب بن عبد المطلب بن ہاشم کی اولاد ہیں۔ طبقات ابن سعد جلد چہارم بقیہ ایضاً میں صفحہ ۱۹۸ پر حضرت عقیل رض بن ابیطالب ہاشمی کی اولاد کی تفصیل یوں بتائی گئی ہے کہ:۔

"عقیل رض بن ابیطالب کی اولاد میں یزید و سعید از بطن ام سعید بنت عمرو بن یزید از بنی صعصعہ تھے۔ اور جعفر اکبر و ابو سعید الاحول از بطن ام البنین بنت عمرو الثغر بن ھصار از بنی عامر بن صعصعہ مذکور اور مسلم و عبد اللہ و عبد الرحمٰن و عبد اللہ اصغر از بطن خلیلہ ام ولد اور علی از بطن ام ولد جن کی اولاد نہ تھی۔ اور جعفر اصغر و حمزہ و عثمان از بطن امہات اولاد اور محمد و رملہ از بطن ام ولد اور ام ہانی و اسماء و فاطمہ و ام القاسم

وزینب وام لقمان از بطن امہات اولاد سے ہیں۔"

حضرت عقیلؓ بن ابیطالب ہاشمی کی وفات بزمانہ امیر معاویہؓ میں ہوئی اور بقول صاحب عمدۃ الطالب ان کی کل اولاد محمد و قاسم ابنان عبداللہ بن محمدؐ بن عقیل مذکور سے ہے۔ علاوہ ازیں کتاب عمدۃ الطالب میں عبداللہ اکبر و عبداللہ اصغر و محمدؐ اکبر و محمدؐ اصغر و عون و حمید و حسین ابنان جعفر بن ابیطالب ہاشمی بتائے گئے ہیں۔ اور بقول ان کے کل اولاد جعفر بن ابی طالب صرف معاویہ و اسحاق العریض و علی الزینبی اور اسماعیل الزاہد ابنان عبداللہ الاکبر ابوجعفر الجواد بن جعفرؓ بن ابیطالب سے ہے۔ اس سلسلہ میں طبقات ابن سعد جلد چہارم ص ۱۹۱ پر مسطور ہے کہ:۔

"جعفرؓ کی اولاد میں عبداللہ تھے۔ انہیں سے ان کی کنیت تھی۔ اولاد جعفرؓ میں عبداللہ ہی سے نسل برقرار رہی۔ محمدؐ و عون جن کی کوئی بقیہ اولاد نہ تھی۔ یہ سب کے سب جعفرؓ کے یہاں ملک حبشہ میں بزمانہ ہجرت پیدا ہوئے۔ ان سب کی والدہ اسماءؓ بنت عمیس بن معبد بن تیم بن مالک بن قحافہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر الخثعمیہ تھیں۔"

حضرت امیرالمومنین علی المرتضیٰؓ بن ابیطالب ہاشمی کی اولاد کا تذکرہ بعنوان "سادات علوی" پیش کیا جاتا ہے۔ جن کے چودہ بیٹوں میں پانچ بیٹے امام حسنؓ و امام حسینؓ فاطمین اور امام محمدؐ ابن الحنفیہ و عباس ابن الکلابیہ و عمر ابن التغلبیہ رضی اللہ عنہم اجمعین صاحب اعقاب ہوئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بنو ہاشم القریشی

عبدالمطلب

عباس رضؓ | عبداللہ | ابو طالب | حارث | ابولہب

محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

علی رضؓ | جعفر رضؓ | عقیل رضؓ

عبداللہ | محمد

حسن رضؓ | حسین رضؓ | محمد الاکبر رضؓ (معروف بہ ابن الحنفیہ) | عباس رضؓ | عمر رضؓ
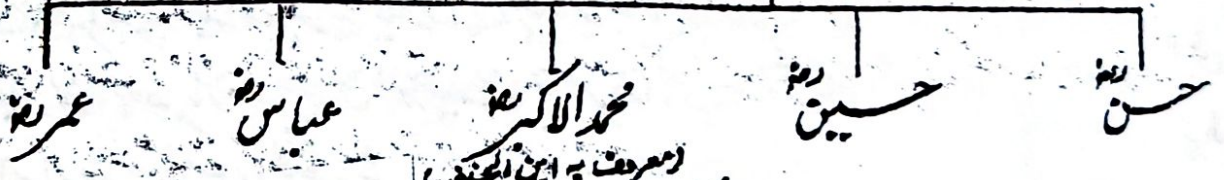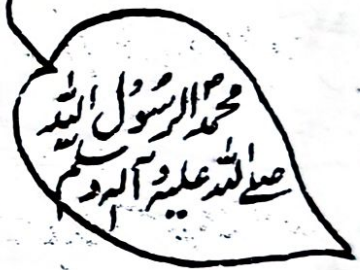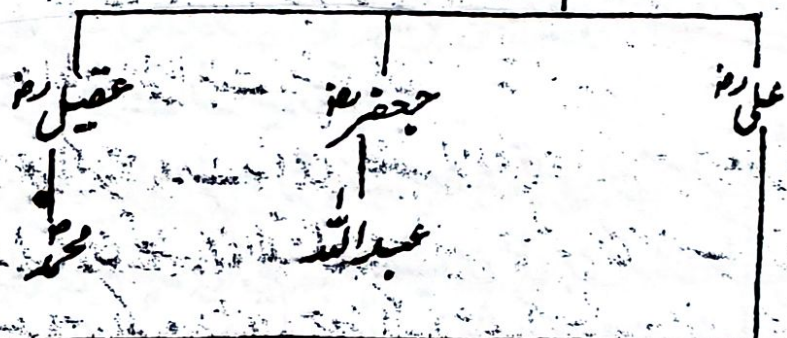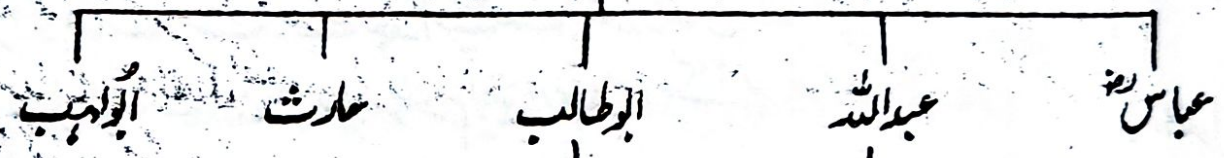
"سادات علوی"

حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضؑ لقبہٗ اسد اللہ وحیدر بن ابیطالب ہاشمی کا پہلا عقد نکاح حضرت فاطمۃ الزہریٰ رضؓ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے ہؤا۔ حضرت فاطمہ رضؓ کی وفات سلہ ھ کے بعد آپ رضؓ نے متعدد نکاح کئے۔ آپ رضؓ کی ازداج و اولاد کی تفصیل طبقات ابن سعد جلد سوم بقیہ ایضاً میں صفحہ ۲۰ پر یوں بتائی گئی ہے کہ:۔

(۱) "حضرت علی رضؓ بن ابیطالب کی اولاد میں حسن و حسین اور زینب کبریٰ وام کلثوم کبریٰ از بطن فاطمہ رضؓ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم"

(۲) "محمد اکبر معروف بہ ابن الحنفیہ از بطن خولہ رحؒ بنت جعفر بن قیس بن مسلمہ بن ثعلبہ بن یربوع بن ثعلبہ بن الدول بن حنفیہ بن لجیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل"۔

(۳) "عباس اکبر و عثمان و جعفر اکبر و عبداللہ جو یہ چاروں شہید کربلا ہیں از بطن ام البنین رحؒ بنت حزام بن خالد بن جعفر بن ربیعہ بن الوحید بن عامر بن کعب بن کلاب"۔

(۴) "عون و یحییٰ از بطن اسماء بنت عمیس الخثعمیہ"۔

(۵) عمر اکبر اور ایک بیٹی رقیہ از بطن ام حبیب الصہبا رحؒ بنت ربیعہ بن بجعمیر بن العبد بن علقمہ بن الحارث بن عتبہ بن سعد بن زہیر بن جشم بن بکر بن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب بن وائل"۔

(۶) محمد اوسط از بطن امامہ رحؒ بنت ابی العاص بن ربیع بن عبد العزیٰ بن عبد شمس بن مناف"۔

(۷) "ام الحسن و رملہ کبریٰ از بطن اُم سعیدؒ بنت عمروہ بن مسعود بن معتب بن مالک الثقفی"

(۸) "ایک بیٹی جو ظاہر نہ ہوئی از بطن محیاۃؒ بنت امری القیس بن عدی بن اوس بن جابر بن کعب الکلبی"

(۹) "عبداللہ جسے مختار نے المدار میں قتل کیا اور ابوبکر جو شہید کربلا ہیں۔ از بطن لیلےٰ ارمؒ بنت مسعود بن خالد بن ثابت بن ربعی التمیمی"

ان کے علاوہ ایک بیٹے محمدؒ اصغر اور یہ بارہ بیٹیاں اُم ہانی و میمونہ و زینب صغرا و رملہ صغرا و اُم کلثوم صغریٰ و فاطمہ و امامہ و خدیجہ و ام الکرام و ام سلمہ و اُم جعفر جمانہ و نفیسہ از بطن پانچ امہات اولاد سے بتائی گئی ہیں۔ اور اس کے بعد ص۵۹ پر لکھا ہے۔ کہ

"علیؓ بن ابی طالب کی تمام صلبی اولاد میں چودہ بیٹے ...... اُن کے پانچ بیٹوں سے نسل چلی حسن و حسین، محمدؒ ابن الحنفیہ، عباس بن الکلابیہ اور عمر بن التغلبیہ سے"

اسی طرح عمدۃ الطالب میں ص۴۲ پر مذکور ہے کہ "والعقب من امیر المؤمنین علی علیہ السلام فی خمسۃ رجال الحسن والحسین ومحمد ابن الحنفیۃ والعباس شہیدا لطف وعمر الاطرف"۔ اکبر شاہ خان نجیب آبادی نے بجائے عمر کے جعفر ابن الکلابیہ اور بعض نے عمر ابن الکلابیہ وغیرہ کا جو صاحب اعقاب ہونا بتایا ہے۔ وہ محل نظر ہے اور یہ عمر ابن التغلبیہ تھے جو صاحب اعقاب ہوئے۔

حضرت امام حسن رضؓ علوی کی وفات ۴۹ھ باختلاف ۵۰ھ یا ۵۱ھ میں ہوئی۔ اور باتفاق جمہور آپؓ پر خلفائے راشدین رضؓ کا تیس سالہ دورِ حکومت ختم

ہوجاتا ہے۔ جبکہ امیر معاویہ رضؓ بن ابو سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب القریشی الاموی نے سنہ ۴۱ھ میں منصب خلافت سنبھالا اور خلافت بنو امیہ کا دور حکومت شروع ہوتا ہے۔ آپ رضؓ کا نسلی سلسلہ باتفاق جمہور حسن مثنیٰ و زید ابنان امام حسن رضؓ علوی سے چلا اور پھر حسن بن زید مذکور اور عبداللہ محض و ابراہیم غمر و حسن مثلث و داؤد و جعفر ابنان حسن مثنیٰ مذکور صاحب اعقاب ہوئے۔

حضرت امام حسین رضؓ علوی نے بزمانہ یزید بن معاویہ رضؓ میدان کربلا میں محرم سنہ ۶۱ھ میں شہادت پائی۔ جبکہ آپ رضؓ نے یزید اموی کی بیعت نہ کی اور آپ رضؓ پر لشکر کشی کی گئی۔ یہ سانحہ کربلا تاریخی شہرت رکھتا ہے۔ آپ رضؓ کا سلسلۂ نسل محمدؐ باقر و عبداللہ باھر و زید شہید و عمر اشرف و حسین اصغر و علی اصغر ابنان علی زین العابدین بن امام حسین رضؓ علوی سے جاری ہوا۔

حضرت امام محمد الاکبر معروف بہ ابن الحنفیہ رضؓ علوی نے سنہ ۸۱ھ میں وفات پائی۔ اور آپ رضؓ کے دو بیٹے علی اکبر و جعفر اصغر مقتول یوم الحرۃ صاحب اعقاب ہوئے۔ یہ واقعہ یوم الحرۃ بزمانہ یزید اموی اواخر ذی الحجہ سنہ ۶۳ھ میں رونما ہوا۔ جبکہ اہل مدینہ نے یزید کی بیعت توڑ کر اسے فاسق و فاجر قرار دیا۔ اور اُس نے اہل مدینہ پر چڑھائی کی۔

حضرت عباس علمدار کربلا رضؓ علوی نے محرم سنہ ۶۱ھ میں شہادت پائی اور آپ کے بیٹے عبیداللہ سے نسل چلی۔ اسی طرح حضرت عمر الاطرف رضؓ علوی کے بیٹے محمد صاحب اعقاب ہوئے۔ اس آخر الذکر عمر الاطرف رضؓ علوی کی سنہ وفات میں کافی حد تک اختلاف ہے، اور ان کے اور عبداللہ جسے بعض نے عبیداللہ بن علی بن ابو طالب بھی کہا۔ کے حالات کتب تاریخ میں خلط ملط ہو کر رہ گئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

"سادات علوی العباسی"

کتاب العبر ودیوان المبتداء والخبر معروف بہ تاریخ ابن خلدون مؤلفہ عبدالرحمٰن بن محمد ابن خلدون المغربی متوفی ۸۰۸ھ کی جلد سوم مترجمہ حکیم احمد اللہ آبادی مطبوعہ ۱۹۶۶ء کراچی میں صفحہ ۱۸۳ پر درج ہے کہ:۔ "عبداللہ بن حسین بن عبداللہ بن عباس بن علی رضؓ بن ابی طالب"

اسی طرح تحقیق الاعوان میں صفحہ ۱۱۷ پر "ابراہیم بن محمد بن عبیداللہ بن حسن بن عبیداللہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی مرتضےٰ رضؓ" اور باب الاعوان میں صفحہ ۱۱۹ پر "ابی شجاع السمرقندی محمد بن احمد بن حمزہ بن الحسین بن علی بن عبداللہ بن الحسن بن العباس العلوی" درج ہے۔

گویا حضرت عباسؓ بن علی مرتضےٰ رضؓ بن ابی طالب کے تین بیٹے حسن و عبیداللہ اور عبداللہ تھے۔ جو صاحب اعقاب ہوئے۔ لیکن عبیداللہ بن عباس رضؓ علوی کے بغیر دوسروں کا صاحب اعقاب ہونا اپنی صحت کو نہیں پہنچتا اور عمدۃ الطالب میں صفحہ ۳۲۳ پر بعنوان "فی ذکر عقب العباس بن امیر المومنین علی رضؓ بن ابیطالب یہ لکھا ہے کہ:۔

"عقب العباس قلیل اعقب من ابنہ عبیداللہ وعقبہ ینتھی الی ابنہ الحسن فاعقب الحسن بن عبیداللہ من خمسۃ رجال وھم عبیداللہ قاضی الحرمین کان امیراً بمکۃ والمدینۃ قاضیا علیھا والعباس الخطیب الفصیح وحمزۃ

الاکبر و ابراھیم حر و قد و الفضل"۔

ظاہر ہے کہ کل سادات علوی العباسی فضل و ابراہیم و حمزہ و عباس و عبید اللہ ابنائے حسن بن عبید اللہ بن عباس بن علیؓ بن ابیطالب کی اولاد سے ہیں۔ اور قاضی الحرمین عبید اللہ بن حسن مذکور کے سلسلہ میں عمدۃ الطالب میں مسطور ہے کہ:۔

"اما عبید اللہ الامیر قاضی القضاۃ الحرمین بن الحسن بن عبید اللہ بن العباس فمن ولدہ علی بن عبید اللہ المذکور ومن ولدہ بنو ھارون کانوا بد میاط وھم ولد ھارون بن داؤد بن الحسین بن علی المذکور"۔

قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی تالیف "رحمۃ اللعالمینؐ" کی جلد دوم مطبوعہ ۱۹۴۵ء لاہور میں صـ۸۴ پر بتایا گیا ہے کہ "عبید اللہ قاضی الحرمین بن حسن علوی العباسی کے دو بیٹے داؤد اکبر و ہارون تھے جو صاحب اولاد ہوئے۔ تحقیق الاعوان میں صـ۱۲۹ پر لکھا ہے کہ:۔

"عبید اللہ قاضی الحرمین تھے۔ ان کے سات بیٹے تھے۔ ان کے بیٹے عبید اللہ سے نسل جاری ہوئی۔ اور پھر عبید اللہ کے دو بیٹوں کی اولاد سے ہارون، داؤد اکبر ہوئے"

ان کے علاوہ حقیقت الاعوان میں صـ۲۷ پر مذکور ہے کہ:۔ "عبید اللہ قاضی الحرمین بن حسن بن عبید اللہ بن عباس بن علیؓ بن ابیطالب کے دو لڑکے صاحب نسل ہوئے، جن کے نام یہ ہیں۔ عبید اللہ۔ حسنؒ پھر ان میں سے عبید اللہ بن عبید اللہ قاضی الحرمین کا لڑکا حسین ہوا جس کے یہ دو لڑکے صاحب نسل ہوئے۔ ۱۔ داؤد۔ ۲۔ محسن۔ پھر ان میں سے داؤد کے دو لڑکے ہوئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ ۱۔ ہارون۔ ۲۔ داؤد الاکبر"

لیکن عمدۃ الطالب کے منقولہ بالا اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ حامد بن داؤد بن حسین بن علی بن عبیداللہ قاضی الحرمین بن حسن علوی العباسی تھے۔ اور بقول ان کے اس داؤد بن حسین مذکور کے بیٹے محمدؒ و ہارون اور داؤد اکبر تھے۔ واللہ اعلم۔
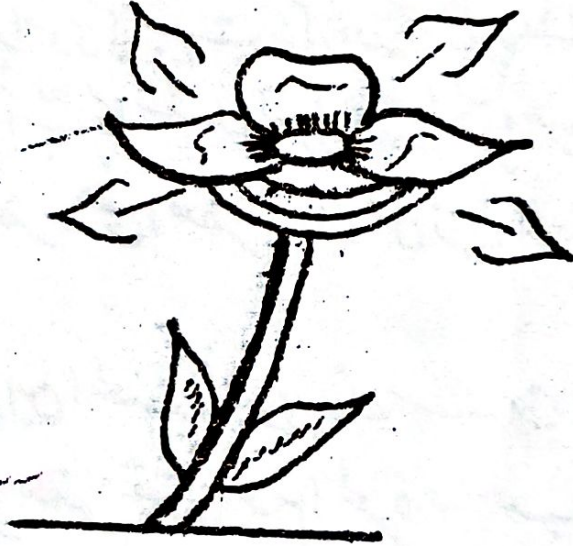
"ابو یعلی حمزہ علوی العباسی"

حقیقت الاعوان میں صفحہ ۸۰ پر بحوالہ منتہی الامال "ابو یعلی حمزہ بن قاسم بن علی بن حمزہ الاکبر بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی امیر المومنین ؑ" درج ہے۔ زاد الاعوان اور باب الاعوان میں یعلی معروف بہ قاسم کو حمزہ بن طیار بن قاسم بن علی بن جعفر بن حمزہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی المرتضیٰ رض بن ابیطالب کا بیٹا بتایا گیا ہے۔

کتاب رحمۃ العالمین میں ابوالقاسم حمزہ الاکبر بن حسن علوی العباسی کے بیٹے علی اور پھر محمدؐ بن علی مذکور سے نسل کا جاری ہونا بتایا جاتا ہے۔ اور تحقیق الاعوان میں صفحہ ۱۲۹ پر لکھا ہے کہ :-

("حمزہ الاکبر کے علی اور علی کے بیٹے محمدؐ ہوئے ، نسل جاری ہے۔ حمزہ الاکبر کا لقب ابوالقاسم تھا۔")

یہ ابوالقاسم کی کنیت تھی نہ کہ لقب اور تحقیق الاعوان میں صفحہ ۱۳۲ پر بحوالہ نسب قریش و سر السلسلۃ العلویہ و عمدۃ الطالب و جمرۃ الانساب و منتہی الامال وغیرہ جو کہ قدیم و جدید ماخذ ہیں۔ ابوالقاسم حمزہ الاکبر بن حسن علوی العباسی کے جعفر نامی کسی بیٹے کے وجود سے انکار کیا گیا ہے۔ چہ جائیکہ یہ جعفر بن حمزہ مذکور صاحب اعقاب ہوں۔

زاد الاعوان میں صفحہ ۷۷ پر "حمزہ بن الحسن کے دو فرزند جعفر و علی ہوئے، صاحب اولاد" درج ہے اور باب الاعوان میں بھی صاحب زاد الاعوان صفحہ ۱۲۲ پر

لکھتے ہیں۔ کہ " بقول میزان قطبی و میزان ہاشمی وغیرہ کے حمزۃ بن حسن علوی کے دو فرزند ہوئے۔ جعفر و علی اور یہ دونوں صاحب اولاد ہوئے ہیں۔
یہ میزان قطبی و ہاشمی وغیرہ کوئی کتابیں نہیں اور نہ ہی کسی تاجر کے ترازو ہیں۔ اگر ہیں تو ان کا بیان کسی بھی لحاظ اور نقطۂ نظر سے اپنی صحت کو نہیں پہنچا۔ اس حمزۃ الاکبر بن حسن علوی العباسی کے دو بیٹے ابو محمد قاسم و علی تھے جو صاحب اولاد و اعقاب ہوئے۔ چنانچہ عمدۃ الطالب میں مسطور ہے کہ :۔

" اما حمزۃ بن الحسن بن عبید اللہ بن العباس و یکنی ابا القاسم و کان یشبہ بامیر المؤمنین علیؓ بن ابیطالب اخرج توقیع المامون بخطہ معطی حمزۃ بن الحسن الشبیۃ بامیر المؤمنین علیؓ بن ابیطالب علی مائتہ الف درہم۔ من ولدہ علی بن حمزۃ اعقب فمن ولدہ ابو عبد اللہ محمد بن علی المذکور نزل البصرۃ وروی الحدیث عن علی الرضا بن موسیٰ الکاظم وغیرہ بہا و بغیرہا و کان متوجہا عالما شاعراً امات عن ستۃ ذکور لولد بعضہم و من بنی حمزۃ بن الحسن بن عبید اللہ' ابو محمد القاسم بن حمزۃ کان بالیمن عظیم القدر و کان لہ جمال مفرط و یکنی ابا محمد و یقال لہ الصوفی فمن ولدہ الحسن بن علی بن الحسین بن القاسم المذکور وقع الی سمرقند و منہم الحسن بن القاسم بن حمزۃ من ولدہ القاضی لطب سنان ابو الحسن علی بن الحسین بن الحسن المذکور لہ ولد و منہم العباس و علی و محمد و القاسم و احمد بنو القاسم بن حمزۃ لہم عقب "

ظاہر ہے کہ قاسم و علی ابنان ابو القاسم حمزۃ الاکبر بن حسن بن عبید اللہ بن

عباس بن علی المرتضٰی رضؓ بن ابی طالب ہیں جو صاحب اعقاب ہوئے۔ ان میں سے
ابُو عبداللہ محمدؒ بن علی بن حمزۃ مذکور اور احمد و قاسم و محمد و علی و عباس و حسن و حسین
ابنان قاسم بن حمزۃ مذکور تھے۔ جن کی نسل چلی اور اس سلسلہ میں ابُو یعلی حمزۃ بن قاسم
اور ابو یعلی حمزۃ بن طیار بن قاسم اگر وہ تھے تو صاحب اعقاب نہیں ہوئے۔
مولوی نورالدین سلیمانی کے کیا کہنے۔ اس نے زادالاعوان میں ص۹۴ پہ لکھا ہے،
کہ "اما یعلی بن حمزۃ العلوی وھو المشھور بالقاسم ...... وکان لہٗ ولد العوان
وھو جدالاعوان" پھر اسی العوان کو عون بن یعلی کہتے ہیں۔ اور باب الاعوان میں ص۱۲۷
پہ لکھتے ہیں۔ کہ "آپ کا نام نامی عون بن یعلی بن حمزۃ بن طیار بن قاسم بن علی بن جعفر
بن حمزہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علیؓ العباسی العلوی ہے ...... اور
لقب عون کا علی بن قاسم اور عبدالعلی اور عبدالرحمٰن اور ابراہیم اور قطب شاہ کے
ساتھ مشہور ہے"

یہ قطب شاہ اعوان تھے۔ جو عقیل بن حسین علوی المحمدی کی اولاد میں سے ہیں،
اور مولوی نورالدین سلیمانی کے اقوال میں سے عجیب تر قول یہ ہے۔ کہ عون قطب شاہ
کی وفات ۵۵۶ھ میں ہند سے واپسی پر بغداد میں ہوئی اور اس کی تین ہندی ازواج میں
سے تین بیٹیاں اور نو بیٹے، ہر زوجہ سے ایک بیٹی اور تین بیٹے اور ایک بیوی کی چار
اولادوں کے بعد دوسری اور پھر تیسری سے چار چار اولادیں سلطان شہاب الدین
محمد غوری کے عہد ہندوستان میں پیدا ہوئیں۔

یہ تاریخی فقرہ نوری ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ سلطان شہاب الدین محمد غوری نے
۵۶۹ھ میں غزنی فتح کیا اور باتفاق جمہور اس کا عہد ہندوستان بعد از فتح لاہور ۵۸۲ھ

تا ۶۰۲ھ ہے۔ اور ۵۵۶ھ میں وفات پا جانے والے شخص کی بارہ اولادیں اس کی وفات کے چھبیس برس بعد یعنی ۵۸۲ھ کے بعد کیسے پیدا ہو کر عالم وجود میں آئیں؟ اس کا جواب مولوی نور الدین سلیمانی مرحوم کے حاشیہ نگار بالخصوص پروفیسر انور بیگ اعوان اور ملک محمد حسین علوی پنڈ دادنخان دیں گے۔

بعض حضرات کا یہ خیال ہو گیا ہے کہ ایک قطب شاہ علوی العباسی اور دوسرے قطب شاہ علوی المحمدی تھے تو ان کا یہ خیال باطل ہے۔ سادات علوی العباسی میں سے چھٹی صدی ہجری تک کوئی قطب شاہ نہیں گذرے اور مولوی نور الدین نے ذواصل علی بن قاسم بن حمزۃ الاکبر بن حسن علوی العباسی کو چھٹی صدی ہجری میں گھسیٹ لیا ہے جو کہ وسط تیسری صدی ہجری میں گذرے تھے۔

واللہ اعلم بالصواب۔
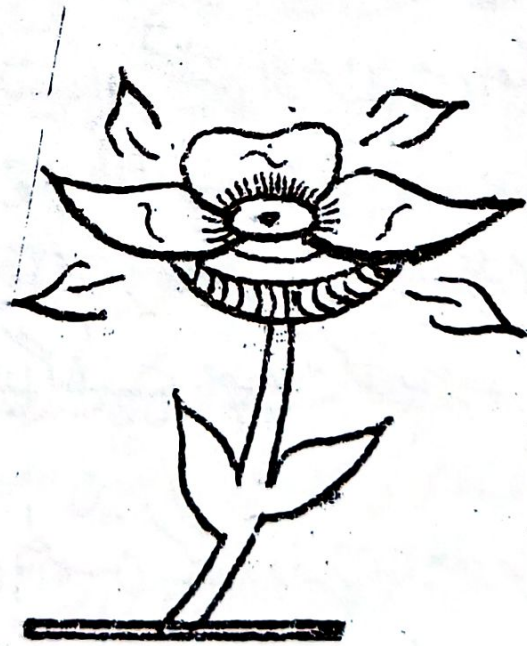
"سادات علوی المحمدی"

مؤرخین ہند کے حوالے سے تاریخ الاعوان میں صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ حضرت امام محمدؒ ابن حنفیہ رضؓ کے دو بیٹے تھے۔ بڑے کا نام عبدالمنان اور چھوٹے کا نام عبدالفتاح تھا حضرت میر قطب شاہ بڑے بیٹے کی اولاد امجاد سے ہیں" یہ تاریخ الاعوان ملک شیر محمد خان اعوان کی تصنیف ہے۔ اور قاضی سلمان منصور پوری کی تصنیف "رحمۃ اللعالمینؐ" جلد دوم میں صفحہ ۸۶ پر عبداللہ بن ابُو ہاشم بن محمد ابن الحنفیہ علوی بتائے گئے اور محمدؐ الحنفیہ علوی کے دو بیٹوں جعفر مقتول یوم الحرۃ اور علی سے نسل کا جاری ہونا بتاتے ہیں۔

ان کے علاوہ تحقیق الاعوان میں صفحہ ۱۸۵ پر بحوالہ سر السلسلۃ العلویہ ۳۴۱ھ از ابُو نصر بخاری یہ لکھا ہے کہ" وہ کہتے ہیں کہ محمدؐ بن الحنفیہؒ کی اولاد و نسل جن سے چلی وہ جعفر الاصغر ہی ہیں" اور عمدۃ الطالب میں صفحہ ۳۲ پر بعنوان" فی ذکر عقب ابی القاسم محمد بن امیر المؤمنین علیؓ بن ابیطالب وھو المشھور بابن الحنفیہ" یوں مسطور ہے کہ:-

"المروی عن شیخ الشرف فولا ابو القاسم محمد بن الحنفیہ اربعۃ وعشرین ولداً منھم اربع عشرۃ ذکراً۔ قال الشیخ تاج الدین محمد بن معیۃ، بنو محمد بن الحنفیہ قلیلون جداً لیس بالعراق ولا بالحجاز منھم احد وبقیتھم کانت بمصر وبلاد العجم وبالکوفۃ منھم بیت واحد ھذا کلامہ فالعقب

المتصل الآن من محمد من رجلین علی و حیف قتیل الحرة :-

حضرت امام ابوالقاسم محمد الحنفیہ رضہ بن علی المرتضیٰ رضہ بن ابوطالب کی اولاد کا تذکرہ طبقات ابن سعد جلد پنجم بقیہ ایضاً میں موجود ہے۔ اور اس کتاب میں صفحہ ۱۰۶ پر مذکور ہے کہ:۔

"محمدؒ ابن الحنفیہ کے یہاں عبداللہ پیدا ہوئے۔ جو ابو ہاشم تھے اور حمزہ و علی و جعفر اکبر ان سب کی والدہ ام ولد تھیں۔ حسن بن محمد جو بنی ہاشم کے اہل عقل اور خوش مزاج اور ذہین لوگوں میں سے تھے۔ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ارجاء میں کلام کیا۔ ان کا کوئی پسماندہ نہ تھا۔ ان کی والدہ جمال بنت قیس بن مخرمہ بن المطلب بن عبدمناف بن قصی تھیں۔

ابراہیم بن محمد ان کی والدہ مسرعہ بنت عباد بن شیبان بن جابر ۔۔۔۔ (از بنی) قیس بن عیلان بن مضر تھیں جو بنی ہاشم کے حلیف تھے۔ قاسم بن محمد و عبدالرحمن جن کا کوئی پسماندہ نہ تھا۔ اور ام ابیہا ان سب کی والدہ ام عبدالرحمن تھیں۔ جن کا نام برّہ بنت عبدالرحمن بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب بن ہاشم تھا۔

جعفر اصغر و عون و عبداللہ اصغر ان سب کی والدہ ام جعفر بنت محمد بن جعفر بن ابیطالب بن عبدالمطلب تھیں۔ عبداللہ بن محمد و رقیہ ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں،

علاوہ ازیں شاہ معین الدین احمد ندوی کی تالیف "تابعین" مطبوعہ ۱۳۵۶ھ اعظم گڈھ میں حضرت امام ابوالقاسم محمد بن حنفیہ رضہ علوی کے حالات میں صفحہ ۴۱۵ پر ان کی اولاد کی تفصیل یوں درج ہے کہ:۔

"ابو ہاشم عبداللہ، حمزہ، علی، جعفر اکبر یہ چاروں ایک ام ولد کے بطن سے تھے۔ حسن جنہوں نے سب سے پہلے رجاء کا عقیدہ پیدا کیا یہ عبدالملک کی پوتی جمال کے بطن سے

تھے۔ ابراہیم یہ مسرعہ بنت عباد کے بطن سے تھے۔ قاسم، عبدالرحمٰن یہ دونوں برہ بنت عبدالرحمٰن بن حارث مطلبی کے بطن سے تھے۔ جعفر اصغر، عونؔ، عبداللہ اصغر یہ تینوں جعفر بن ابیطالب کی پوتی ام کلثوم کے بطن سے تھے۔ عبداللہ اور رقیہ یہ دونوں ام ولد سے تھے۔[1]"

ازاں بعد طبقات ابن سعد جلد پنجم میں ص۳۰۵ پر مسطور ہے کہ:۔

"عبداللہ بن محمدؐ ابن الحنفیہ بن علی رضؓ بن ابیطالب، کنیت ابوہاشم تھی۔ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔ عبداللہ بن محمدؐ کے یہاں ہاشم پیدا ہوئے۔ جن سے ان کی کنیت تھی اور محمدؐ اصغر ان دونوں کا کوئی بقیہ نہ تھا۔ ان کی والدہ بنت خالدہ بن علقمہ بن الحویرث بن عبداللہ ...... بکر بن عبد مناۃ ابن کنانہ تھیں۔ محمدؐ اکبر بن عبداللہ، لبابہ بنت عبداللہ ان دونوں کی والدہ فاطمہ بنت محمد بن عبیداللہ بن العباس بن عبدالمطلب تھیں۔ علی بن عبداللہ اور ایک اور شخص جن کا نام ہم سے نہیں بتایا گیا۔ ان دونوں کی والدہ ام عثمان بنت ابی حدیر تھیں ..... طالب و عونؔ و عبیداللہ مختلف امہات اولاد سے تھے ..... ریطہ کی والدہ بھی ریطہ تھیں۔ جو ام الحارث بنت الحارث بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب تھیں۔ ام سلمہ ان کی والدہ ام ولد تھیں۔"

اس تفصیل کے بعد خود ابوہاشم عبداللہ بن محمد الحنفیہ رضؓ علوی کے متعلق یہ لکھتے ہیں۔ کہ "ابو ہاشم صاحب علم و روایت تھے۔ ثقہ و قلیل الحدیث تھے۔ شیعہ ان سے ملتے اور محبت کرتے۔ بنی ہاشم کے ساتھ شام میں تھے کہ وفات کا وقت آ گیا۔ انہوں نے محمدؐ بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب کو وصیت کی کہ تم اس حکومت کے مالک

---

[1] ام کلثوم بنت عبداللہ الجواد بن جعفر الطیار رضؓ بن ابیطالب ہیں۔

ہو اور وہ تمہاری اولاد میں ہوگی۔ انہوں نے شیعہ کو ان کے پاس بھیج دیا اور اپنی کتابیں اور روائتیں انہیں دے دیں"

ازاں لعبد عمدۃ الطالب میں علی بن محمدؒ الحنفیہ رح علوی کی اولاد کا ذکر اس طرح ہے کہ:-

"اما علی بن محمد ابن الحنفیۃ وھوالاکبر فمن ولدہ ابو محمد الحسن بن علی المذکور کان عالماً فاضلاً ادعتہ الکیسانیہ اماماً واوصی الی ابنہ علی فاتخذتہ الکیسانیہ اماماً بعد ابیہ ومنھم ابوالحسن، ابو تراب بن محمد المصری الملقب ثلثا وخروبہ بن عیسٰی بن علی بن محمد بن علی بن علی المذکور قتل بمصر ولہ عقب منتشر یقال لھم بنوابی تراب ھذا کلہ کلام الشیخ ابوالحسن العمری وقال الشیخ ابو نصر البخاری کل المحمدیہ من ولد جعفر بن محمد وقال فی موضع آخر اعقب علی وابراھیم وعلی وعون اولاد محمد بن علی ثم انقرض نسلھم ولا یصح ان یزید علی ھذا الاصل فانہ دارج وھذا معقب منقرض"

کل سادات علوی المحمدی جعفر بن محمد الحنفیہ علوی کی اولاد ہیں۔ اور علی و ابراہیم و علی و عون ابنان محمد بن علی بن علی بن محمد الحنفیہ علوی اور اولاد ابو ہاشم عبداللہ بن محمد الحنفیہ علوی کا نسلی سلسلہ منقطع ہوا۔ تاریخ ابن خلدون جلد سوم میں صفحہ ۲۷۸ پر مسطور ہے کہ:-

"ابراہیم بن محمد بن یحیٰی بن عبداللہ بن محمدؒ بن حنفیہ معروف بہ ابن صوفی مصر میں ظاہر ہوا۔ اور آل محمد کی حمایت کی لوگوں کو دعوت دینے لگا"

مؤرخ ابن خلدون کا یہ بیان محل نظر ہے۔ کہ عبداللہ بن محمد الحنفیہ علوی نامی جو

بزرگ بھی تھے۔ ان کے بیٹوں میں یحییٰ تمام نہیں ملتا۔ اور ۲۵۶ھ میں مصر میں جو بزرگ ظاہر ہوئے وہ دراصل ابراہیم بن محمد الصوفی بن جعفر بن عبداللہ العقیقی بن حسین الاصغر بن علی زین العابدین بن امام حسین رضؑ علوی الحسینی ہیں۔ نہ کہ امام محمد الحنفیہ رضؑ علوی کی اولاد میں سے علوی المحمدی تھے۔

کل سادات علوی المحمدی جو اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ جعفر الاصغر مقتول یوم الحرۃ بن محمد الحنفیہ رضؑ بن علی المرتضےٰ رضؑ بن ابیطالب کی اولاد ہیں۔ اور اس سلسلہ میں عمدۃ الطالب میں مسطور ہے کہ :-

"جعفر بن محمد ابن الحنفیہ وقتل یوم الحرۃ حین ارسل یزید بن معاویۃ مسرف بن عقبۃ المری لقتال اهل المدینۃ المشرفۃ وهبنهم دفی ولدہٗ العدد فعقبه من عبدالله وحدہٗ وجمهور عقبه ینتهی الی عبدالله وحدہٗ و جمهور عقبه ینتهی الی عبدالله راس المذری بن جعفر الثانی بن عبدالله بن جعفر بن محمد ابن الحنفیه فاعقب عبدالله راس المذری من تسعة رجال وقد روی عبدالله الحدیث وامه المخزومیه"۔

سادات علوی المحمدی سے عبداللہ لقبہٗ راس المذری کے نو صاحب اعقاب بیٹوں میں سے بھی صرف تین جعفر الثالث و اسحاق و علی ابنان عبداللہ راس المذری کی اولاد کا نسلی سلسلہ برقرار رہا۔ چنانچہ عمدۃ الطالب میں مذکور ہے کہ :-

"قال ابونصر البخاری الثلاثة الذین انتهی الیهم نسب المحمدیه الصحیح حمید الطویل بن جعفر الثالث و اسحٰق بن عبدالله راس المذری و محمد بن علی

بن عبداللہ راس المذراسی"۔ واسحاق وعلی ابنان عبداللہ

پس کل سادات علوی المحمدی جعفر الثالث بن راس المذری بن جعفر الثانی بن عبداللہ بن جعفر الاصغر بن محمد الحنفیہ بن علی المرتضٰی رضی بن ابیطالب کی اولاد سے ہیں۔ اور عمدۃ الطالب میں مسطور ہے کہ:۔

"وعلی بن راس المذراسی نبتھی عقبہ الی محمد العوید بن علی المذکور من ولدہٗ الشریف النقیب الاخباری ابی الحسن احمد بن القاسم بن محمد العوید من ولدہٗ ابو محمد الحسن بن ابی الحسن احمد المذکور وھو السید الجلیل النقیب المحمدی کان یخلف السید المرتضٰی علی النقابۃ ببغداد لہٗ عقبہ یعرفون ببنی النقیب المحمدی کانوا اھل الجلالۃ وعلم وروایتہ ثم انقرضوا"

عبداللہ راس المذری سے نسبت کی وجہ سے ان کی کل اولاد کو بنو النقیب المحمدی اور راس المذری کہا جاتا ہے۔ اور یہی غور کے ششانی حمدی ہیں کہ غوری زبان میں محمد کو حمد اور امیر لشکر کو ششگین و ششش کہا جاتا تھا۔ اسی غور کے بڑے شہروں میں سے ایک رہے ہے۔ اور عمدۃ الطالب میں مذکور ہے کہ

"قال ابو نصر البخاری المحمدیہ بقزوین الرؤساء و بقلم العلماء و بالری السادۃ"

یہ لفظ السادہ جمع ہے، السید کی جس کے معنی امیر و سالار لشکر کے ہیں۔ اور سادات علوی المحمدی میں سے ایک عقیل بن حسین بن محمد ہیں۔ جن کو السید کہا گیا ہے۔ اور اسی کو صاحب طبقات ناصری مودود الدین ابو العباس ششش کہتے ہیں۔ تحقیق الاعوان

میں ص ۱۸۶ پر منتہی الامال کا جو اقتباس منقول ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ :-
"از بنو محمد بن علی بن اسحٰق بن راس المذری است سید ثقتہ ابو عباس عقیل بن حسین بن محمد مذکور کہ فقیہ محدث کثیر الروایتہ بود۔ برائے او ست کتاب صلوٰۃ، کتاب مناسک حج و کتاب اماتی قرأت کردہ بر او شیخ عبدالرحمان مفید نیشاپوری واز برائے او عقبی است بہ نواحی اصفہان و فارس"
یہ نواح اصفہان و فارس سرزمین خراسان ہے۔ اور ایک تاریخی روایت ہے کہ ملتان و کشمیر اور کابل کے درمیانی علاقہ کو الاصفہان کہتے ہیں۔ اور عمدۃ الطالب میں مسطور ہے کہ :-
"اسحٰق بن عبداللہ راس المذری من ولدہٖ جعفر بن اسحٰق المذکور قتلہ الملک عبداللہ بن عبدالحمید بن جعفر الملک الملتانی العمری صبراً لما اسر عسکرہ ومنھم عبداللہ بن اسحٰق المذکور یقال لہٗ ابن ظنک وھو اسم امراۃ من الانصار کان یشبہ النبیؐ لہٗ ولد ومنھم ابو عبداللہ بن اسحٰق القالونی بن الحسن بن اسحٰق المذکور دغرق فی نیل مصر ولہٗ ولد ..... ومن بنی محمد بن علی بن اسحٰق بن راس المذری، عقیل بن الحسین بن محمد المذکور لہٗ عقب بنواحی اصفہان و فارس"
تحقیق الاعوان میں ص ۱۸۵ پر بحوالہ سر السلسلۃ العلویہ سنہ ۳۴۱ھ یہ لکھا ہے کہ۔
"فارس کے محمدی ابی الحسن احمد بن محمد ابن محمد بن علی بن اسحٰق" کی اولاد ہیں لیکن ان کا ذکر عمدۃ الطالب میں نہیں۔ اپنے اس حوالے سے صاحب تحقیق الاعوان نے ابو عباس

عقیل بن حسین بن محمد بن علی بن اسحٰق کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن مابعد کے مؤرخ ونساب میں ان کا تذکرہ لاتے ہیں۔ چونکہ ابو نصر بخاری نے ۳۴۱ھ میں سرسلسلۃ العلویہ نامی کتاب لکھی۔ اس لئے اغلب خیال یہ ہے کہ اس زمانہ میں محمد بن علی بن اسحٰق بن عبداللہ راس المذری بقید حیات تھے۔ اور ان کے بیٹے حسین بن محمد مذکور کی پیدائش ۳۴۱ھ کے بعد ہوئی اور ابی الحسن احمد بن محمد ابن محمد مذکور جو اپنے چچا حسین بن محمد سے عمر میں بڑے تھے کی اولاد کا سلسلہ منقطع ہوا۔

ملک ہاشم الدین اعوان کی تصنیف حقیقت الاعوان مطبوعہ ۱۹۷۰ء سیالکوٹ ہے۔ جس کے ماخذوں میں احقر کے ایک مضمون "سرسلسلۃ الاعوان" مطبوعہ مئی ۱۹۶۸ء ایبٹ آباد کو شامل کیا گیا ہے۔ اس حقیقت الاعوان میں خاندانی روایات کا ذکر کرتے ہوئے یہ لکھتے ہیں کہ :۔

"عقیل شاہ کا صفاتی نام امان شاہ تھا۔ اور اس کے کنیتی نام ابو محمد عطا یا شاہ سے روشن ہوا کہ عقیل بن حسین کے دو لڑکے تھے۔ ۱۔ محمد۔ ۲۔ قطب الدین"

واضح ہو کہ عقیل ابو عباس بن ابو علی حسین بن محمد علوی المحمدی مذکور کے دو بیٹے محمد و عباس ہوئے۔ ان میں سے محمد بن عقیل الفقیہ البلخی کی تاریخ بلخ ونیشاپور صاحب روضۃ الصفاء کے ماخذوں میں شامل ہے۔ اور عباس بن عقیل مذکور کی اولاد میں سے ملک قطب الدین محمد معروف بہ ملک الجبال وملک قطب غوری وقطب سالار وقطب شاہ بن حسین بن حسن بن محمد بن عباس مذکور رہیں۔

اسی قطب شاہ کو صاحب تحقیق الاعوان نے حمزۃ بن حسین بن زید بن جعفر الثالث کا بیٹا میر قطب حیدر شاہ عون کہا ہے۔ جو کہ صحیح نہیں اور ہر لحاظ سے محل نظر ہے۔ عمدۃ

المطالب میں مسطور ہے کہ:۔

"جعفر الثالث بن راس المذری اعقب من زید و علی و موسیٰ و عبداللہ بنی جعفر الثالث وقیل اعقب من ابراهیم ایضاً قال ابو نصر البخاری المنتسبون الی ابراهیم بن جعفر الثالث بشیراز والاهواز لایصح نسبهم فمن بنی زید بن جعفر الثالث بنو الصّیاد کانوا بالکوفه هم ولد محمد الصّیاد بن عبدالله بن احمد الدّاعی بن حمزة بن الحسین صوفة بن زید الطویل بن جعفر الثالث ومنهم بنو الایسر بالکوفة وهم ولد ابی القاسم حسین بن حمزة بن الحسین صوفة المذکور له بقیة الی الآن"

ظاہر ہے کہ حمزة بن حسین بن زید بن جعفر الثالث مذکور کے دو بیٹے ابی القاسم حسین و احمد الداعی تھے۔ جو صاحب اعقاب ہوئے اور ان کی اولاد کوفہ میں بنو الصّیاد و بنو الایسر کے نام سے معروف ہوئی۔ جعفر الثالث بن عبداللہ راس المذری کا سلسلۂ نسل ان ہی آخر الذکر یعنی حسین و احمد ابنان حمزة مذکور سے چلا اور بقیہ بنی جعفر الثالث کی نسل منقطع ہوئی۔ واللہ اعلم بالصواب ۔
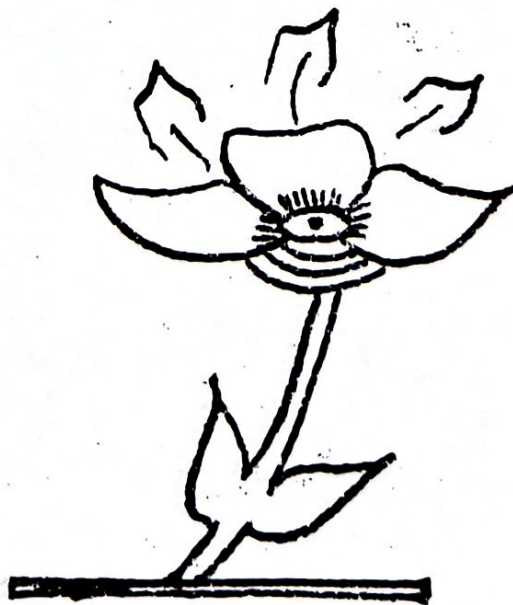
خاندانی شجرۂ انساب

سادات علوی الاعوان میں سے قطب شاہی اعوان ہیں۔ اور ان میں سے حضرت
بابا سجاول خان رح مدفون کھرکوٹ ہزارہ آج سے ساڑھے چار سو برس قبل
دسویں صدی ہجری کے ربع ثالث کے عشرہ ثانی میں گذرے۔ آپ کی اولاد
اپنے خاندانی شجرہ انساب میں بتاتی ہے۔ کہ ان کے چھ بیٹوں میں سے
چار بابا شادم و بابا نیل سینھ و بابا انبہ خان اور بابا سپال تھے۔ یہ
صاحب اولاد ہوئے۔ اور ان کی اولاد میں سے سپلال و جیگال و کھیال
و انفیال و نورال و دمیال و کلیال و میرال و ہنجرال و مرد بال و بڈھیال اور
شادوال اعوان ہیں۔ ان میں سے جیگال و انفیال گوتوں کے متعلق
اختلاف بیان ہے۔ لیکن اکثر نے ان کو بنی سجاول اعوان
میں شمار کیا ہے۔

اس سلسلہ سے تعلق رکھنے والی خاندانی روایات اور شجرہ
انساب کی روشنی میں ایک کتابی مسودہ "گلدستۂ اعوان" زیر تدوین
ہے۔ جن حضرات کی متعلقہ روایات و انساب گذشتہ اپیل پر
موصول نہیں ہوئے۔ ان سے دوبارہ التماس ہے۔ کہ اس طرف
متوجہ ہو کر ممنون فرمادیں۔ اگرچہ حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ

متوفی سنہ ۸۱۷ھ کہہ گذرے ہیں کہ :-

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامیؒ

کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

مطبوعہ

اعوان پرنٹنگ پریس سیالکوٹ

حضرت سالار مسعود غازی — حضرت سالار ساہو غازی — حضرت علی کرم اللہ وجہہ — حضرت سالار قطب حیدر شاہ غازی علوی — حضرت بابا سجاول علوی قادری — حضرت سلطان باھو
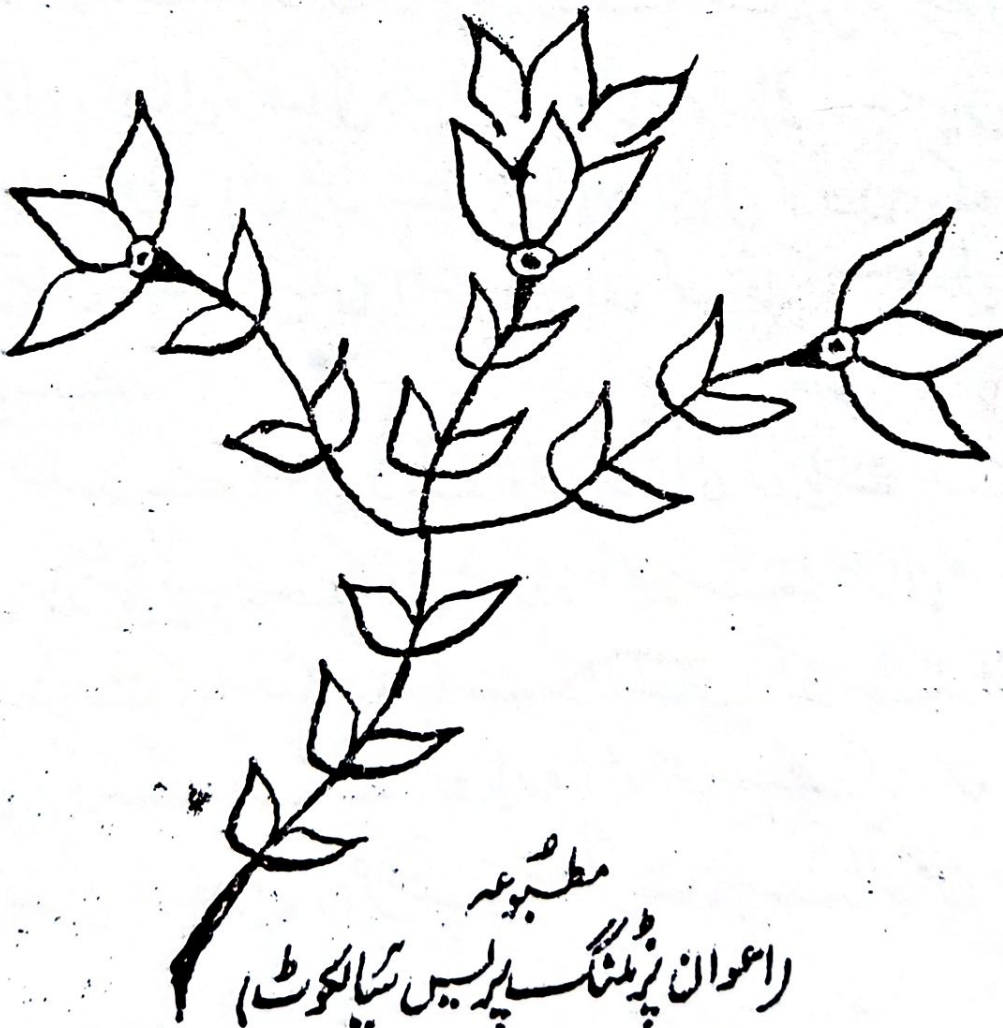
شجرہ نسب علوی، بنی عون، اعوان، قطب شاہی اعوان

تحقیق: محمد کریم اعوان وائس چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان 0312-9206639

تصدیق شدہ مستند شجرہ نسب علوی اعوان (بنی عون)

(1)	(2)	(3)	(4)	(5)	(6)	(7)	(8)
کتاب نسب قریش عربی (156ھ-236ھ) لابی عبداللہ المصعب صفحہ 77	کتاب المعقبین عربی (214ھ-277ھ) ابی الحسن یحییٰ ص 101	جمہرۃ الانساب العرب عربی (384ھ) لابی محمد علی بن احمد صفحہ 59	تہذیب الانساب ونہایۃ الانساب عربی 449ھ ابی الحسن محمد ص 74-273	منتقلۃ الطالبیہ عربی 471 ھ۔ ابی اسماعیل ابراہیم طباطبا ص 303,352	المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب عربی (656ھ) ابی عبداللہ بن عیسیٰ صفحہ 26	منبع الانساب فارسی (830ھ) سید معین الحق جھونسوی ص (103)363	بحر الانساب عربی (900 ہجری) تالیف السید محمد بن احمد صفحہ 245
ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب
علی	علی	علی	علی	علی	علی	علی المرتضیٰ	علی
محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	محمد بن الحنفیہ	محمد بن الحنفیہ	محمد [حنفیہ]	محمد [حنفیہ]	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	ابو القاسم محمد حنیف	محمد بن الحنفیہ
علی	علی	علی	علی	علی	علی	علی عبد المنان	علی برغوث
عون	عون	عون	عون	عون	عون	عون عرف قطب غازی	عون
محمد [اسحل]	محمد		محمد اسحل	محمد اسحل	محمد [اسحل]	محمد آصف غازی	محمد
''بنی عون''			علی	علی	قبیلہ ''بنی عون''	شاہ علی غازی	علی
			محمد [غازی]، احمد [غازی]	محمد، احمد، الحسین، عیسیٰ		شاہ محمد غازی	محمد، احمد، الحسین، عیسیٰ، الحسن علی
						طیب غازی	
						طاہر غازی	
						عطاء اللہ غازی	

مندرجہ بالا شجرہ نسب کی وضاحت اور حوالہ جاتی کتب کے لیے رابطہ فرمائیں۔ محمد کریم اعوان 0312-9206639

(9)	(10)	(11)	(12)	(13)	(14)	(15)	(16)
مرات مسعودی فارسی (1037ھ) عبدالرحمٰن چشتی ص 7	تاریخ حیدری اردو (1909ء) مولوی حیدر علی اعوان ص 7	بحر الجمان اردو (1332ھ) سید محبوب شاہ داتا صفحہ 135	تحقیق الاعوان (1966ء) ایم خواص خان گولڑہ اعوان صفحہ 148و156	تاریخ علوی اعوان (1999ء) محبت حسین اعوان صفحہ 347و370	علامہ یوسف جبریلؒ تعارف علوی قبیلہ ص 10 وانگلش بک ص 637	حقیقت الاعوان (2002ء) صوبیدار (ر) محمد رفیق علوی صفحہ 32و52	تاریخ سادات وعلوی اعوان مشائخ (2001ء) زین العابدین علوی ص 14و33
ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب
علی	علی	علی	علی	حضرت علیؓ	علی	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	علی
محمد حنفیہؒ	محمد [محمد حنفیہ]	ابوالقاسم محمد الاکبر	محمد الحنفیہ	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	محمد الحنفیہ	ابوالقاسم محمد حنفیہ	محمد بن الحنفیہ
[علی] عبد المنان	عبد المنان غازی	علی	علی عبد المنان	علی عبد المنان	عبد المنان	عبد المنان غازی	علی
بطل غازی	بطل غازی	عون عرف قطب غازی بابا	عون عرف قطب غازی بابا	عون عرف قطب غازی	بطل غازی	بطل غازی	عبد المنان عون سکندر غازی
محمد آصف [اسحل]	محمد محمد آصف [اسحل]	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی	آصف غازی	آصف غازی	محمد آصف غازی	شاہ بطل غازی
عمر [علی] غازی	عمر [علی] غازی	شاہ غازی	شاہ عمر [علی]	شاہ غازی	عمر غازی	عمر غازی	شاہ عمر غازی
محمد غازی	محمد غازی	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	محمد غازی	محمد غازی	شاہ محمد غازی
طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	شاہ طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	شاہ طیب غازی
طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	شاہ طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	شاہ طاہر غازی
عطاء اللہ غازی	میر عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ غاز	عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ شاہ غازی	عطاء اللہ شاہ غازی
سالار ساہو غازی (داؤد)	میر قطب حیدر	سالار ساہو غازی	میر قطب حیدر (قطب شاہ)	قطب حیدر شاہ	قطب حیدر شاہ غازی	سالار میر قطب شاہ غازی	حضرت قطب شاہ غازی
سالار مسعود غازی		سالار مسعود غازی	11 فرزندان	11 فرزندان		9 فرزندان	مزمل علی کلگان

(17)	(18)	(19)	(20)	(21)	(22)	(23)	(24)
تاریخ اعوان (2009ء) محمد سرور خان اعوان صفحہ 163، 241، 247 شجرہ 27	تاریخ قطب شاہی علوی اعوان (2015) محمد کریم اعوان دمشق الٰہی اعوان ص 6	سوانحیات ملک قطب حیدر شاہ (2014) حافظ ریاض سیالوی ص 26	متاع رفتہ (تواریخ ہزارہ۔ ایک نظر میں) پروفیسر بشیر احمد سوز	تاریخ نیازی قبائل (2014) اقبال خان نیازی ص 1175	رحیل کارواں (2019) آمین یوسف زئی صفحہ 434	اعوان شخصیات ہزارہ (2019) محمد عظیم ناشاد صفحہ 4	حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں (2019) محمد کریم اعوان ص 9
ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب
علی	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علیؓ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ
محمد حنفیہؒ	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	حضرت محمد بن حنفیہؒ	محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ)	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	حضرت محمد حنفیہؒ	حضرت محمد حنفیہؒ	حضرت محمد حنفیہؒ
علی	علی عبد المنان	غازی عبد المنان	علی عبد المنان	علی	غازی عبد المنان	علی عبد المنان	علی عبد المنان
عون عرف قطب غازی بابا	عون قطب غازی	غازی بطلؒ	عون عرف قطب غازی	بطل (بطال)	عون قطب غازی	عون عرف قطب غازی لقب بطل	عون عرف قطب غازی لقب بطل
محمد آصف غازی	محمد آصف (اسحل) غازی	ملک آصف	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی (محمد اسحل)	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی
سید شاہ غازی	شاہ غازی	غازی عمرؒ	شاہ علی غازی	عمر غازی	شاہ علی غازی	شاہ علی غازی	شاہ علی غازی
محمد غازی	شاہ محمد غازی	غازی محمدؒ	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	محمد غازی	شاہ محمد غازی
طیب غازی	طیب غازی	غازی طیبؒ	طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	شاہ طیب غازی
طاہر غازی	طاہر غازی	غازی طاہرؒ	طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	شاہ طاہر غازی
عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ غازی	غازی نور اللہ (عطاء اللہ)	عطاء اللہ غازی	ابو علی عرف عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ شاہ غازی	عطاء اللہ شاہ غازی
شاہو غازی و میر قطب حیدر	سالار میر قطب حیدر	حضرت ملک قطب شاہؒ	سالار قطب حیدر شاہ غازی	میر قطب حیدر شاہ علوی اعوان	قطب حیدر شاہ غازی	سالار میر قطب شاہ غازی	حضرت قطب شاہ غازی
ص 163، 9 بیٹے	11 فرزندان	گیارہ فرزندان		11 فرزندان	گیارہ فرزندان	9 فرزندان	11 فرزند

ابی طالب
↓
حضرت علی کرم اللہ وجہہ
↓
حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ
↓
علی عبد المنان
↓
عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ بابا)
↓
محمد آصف غازی
↓
شاہ علی غازی
↓
شاہ محمد غازی
↓
طیب غازی
↓
طاہر غازی
↓
عطاء اللہ غازی
↓
قطب حیدر شاہ غازی علوی (قطب شاہ ثانی)
↓

عبداللہ گولڑہ — محمد شاہ کنڈان — مزمل علی کلگان — محمد علی — بہادر علی — نجف علی — زمان علی کھوکھر — جہان شاہ — فتح علی — نادر علی — کرم علی

نوٹ: قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے شجرہ نسب کی تصدیق کے لیے یہاں چند کتب کا حوالہ دیا گیا ہے جب کہ ان کے علاوہ سینکڑوں کتب ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی لائبریری میں موجود ہیں جن کی عکسی نقول عند الطلب مہیا کی جا سکتی ہیں

مختصر ترین تاریخ قطب شاہی علوی اعوان از اولاد حضرت عون قطب شاہ غازی بن علی عبد المنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ
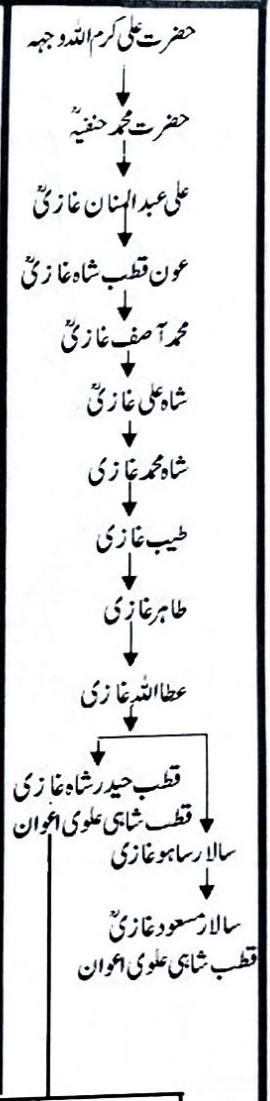
حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند علی 1 تھے۔ علی کے فرزند عون 2 تھے عون کے نام کی نسبت سے ان کی اولاد "بنی عون" 3 کہلائی اور قطب شاہی 4 علوی اعوان بھی مشہور ہے۔ عون قطب شاہ غازی المعروف قطب شاہ اوّل (جد امجد قطب شاہی علوی اعوان) کے فرزند محمد آصف غازی 5 تھے ان کے فرزند علی تھے۔ علی کے سات فرزند علی بن علی، موسیٰ بن علی، حسن بن علی، عیسیٰ بن علی حسین بن علی، احمد بن علی و محمد بن علی تھے ان سات بھائیوں میں اوّل الذکر تین بھائیوں کی اولاد مصر و روم 6 وغیرہ میں آباد ہونا درج ہے جب کہ آخر الذکر چار بھائیوں کا ہند 7 آنا درج ہے۔ محمد بن علی 8 کی چوتھی پشت میں سالار ساہو غازی بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی تھے۔ سالار ساہو غازی قطب شاہی علوی اعوان سلطان محمود غزنوی کے بہنوئی تھے۔ سالار ساہو غازی کے فرزند سالار مسعود غازیؒ 424 ہجری کو شہید ہوئے آپؒ کا مزار مبارک بہرائچ انڈیا میں مرجع خلائق ہے۔ دوسری صدی ہجری تا گیارہویں صدی ہجری تک انساب کی عربی و فارسی کتب میں سے اکثر میں مندرجہ بالا شجرہ نسب موجود ہے۔ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ نے صدیوں پرانی جو روایات بیان کی تھیں رہیں کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ہیں اور ان کی اولاد سے عون قطب شاہ تھے جن کے نام کی مناسبت سے وہ قطب شاہی اعوان کہلاتے ہیں ان تمام روایات کی تصدیق قدیم انساب کی کتب سے ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا عبارت جو کہ قدیم انساب کی کتب کے حوالہ سے درج ہے یہ ثابت ہوا کہ حضرت محمد حنفیہؒ کے پوتے عون قطب شاہ غازی تھے جن کی اولاد قطب شاہی علوی اعوان کہلاتی ہے۔ سالار ساہو غازی، سالار قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ 9 ثانی و سالار سیف الدین غازی و دیگر "بنی عون" / "علویان" / "قطب شاہی علوی اعوانوں" نے سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ جہاد ہند میں حصہ لیا اور سلطان محمود غزنوی نے بھی انہیں اعانت کرنے پر "اعوان" کا خطاب دیا۔ اس طرح یہ قبیلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام کی نسبت سے "علوی" کہلاتا ہے۔ عون قطب شاہ غازی کے نام کی مناسبت سے قطب شاہی اعوان مشہور ہے۔ یاد رہے اس قبیلہ نے ہندوستان میں غیر مسلموں کو تبلیغ اسلام کے ذریعہ اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور جنہوں نے مزاحمت کی ان کے خلاف جہاد کیا گیا۔

1، 2 و 3 کتاب نسب قریش عربی تالیف ابی عبداللہ المصعب بن عبداللہ بن زبیر (156 ہجری تا 236 ہجری) صفحہ 77
4، 5 و 8 بحر الانساب فارسی تالیف سید معین الحق جھونسوی 830 ہجری صفحہ 103
6 و 7 تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی تالیف ابی الحسن محمد بن ابی جعفر (449 ہجری) ص 274-273
6 و 7 منتقلۃ الطالبیہ عربی تالیف ابی اسماعیل ابراہیم بن ناصر بن طباطبا (471 ہجری) ص 352، 303، 331
9 تاریخ حیدری 1909ء، تحقیق الاعوان 1966ء، تاریخ علوی اعوان 1999ء، تحقیق الانساب 2007ء، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان 2015ء وغیرہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ
↓
حضرت محمد حنفیہؒ
↓
علی عبد المنان غازیؒ
↓
عون قطب شاہ غازیؒ
↓
محمد آصف غازیؒ
↓
شاہ علی غازیؒ
↓
شاہ محمد غازی
↓
طیب غازی
↓
طاہر غازی
↓
عطاءاللہ غازی
↓
قطب حیدر شاہ غازی قطب شاہی علوی اعوان — سالار ساہو غازی
↓
سالار مسعود غازیؒ قطب شاہی علوی اعوان

عبداللہ گولڑہ، محمد کندلان، مزمل علی کلگان، در یتیم جہاں شاہ، زمان علی کھوکھر، فتح علی، محمد علی، نادر علی، بہادر علی، کرم علی، نجف علی

1، 2 و 3 کتاب نسب قریش عربی تالیف ابی عبداللہ المصعب بن عبداللہ بن زبیر (156 ہجری تا 236 ہجری) صفحہ 77

وولد محمد بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب : جُمَانةَ ، وأُمُّها : أمّ وَلَدٍ .
وولد عَوْنُ بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب : محمداً ؛ ورُقَيَّةَ ؛ وعُلَيَّةَ بني عَوْن ؛ وأمهم : مهديّةُ بنت عبد الرحمن بن عمر بن محمّد بن مَسْلَمَة الأنصاري .
فولد محمّد بن عَوْن بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب : عَلِيّاً ؛ وحسْنةَ ؛ وفاطمةَ ؛ وأُمُّهم : صفيّةُ بنت محمّد بن مُصْعَب بن الزُّبَيْر .

4، 5 و 8 بحر الانساب فارسی تالیف سید معین الحق جھونسوی 830 ہجری صفحہ 103

6 و 7 منتقلۃ الطالبیہ عربی تالیف ابی اسماعیل ابراہیم بن ناصر بن طباطبا (471 ہجری) ص 352، 303 و 331

منتقلة الطالبية ٣٥٢
عون بن علي .
(بالهند) من ولد الحسن بن علي بن [illegible] البقيع .
(بالهند) من ولد عون بن علي [illegible] ذكر من ورد الهند من ولد علي بن البقيع ، ثم من ولد عون بن [illegible]
(بالهند) من ولد الحسين بن عبد الرحمن ابن ابي القاسم بن محمد [illegible]

6 و 7 تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی ص 273-

والعقب من ولد عون بن علي بن محمد ابن الحنفية في محمد صاحب القبر بالبقيع وحده ومنه في علي بن محمد اشهل البقيع ومنه في علي بن علي وموسى بن علي والحسن بن علي قال ابن ابي جعفر له بقية بالهند فأما علي بن علي بن محمد اشهل البقيع فولده عيسى بن علي بن علي بن محمد أشهل البقيع له عقب بمصر، ومحمد[1] أبو تراب القتيل الأحول له بمصر ولد وأبو تراب هذا هو الحسن بن محمد بن عيسى بن علي بن علي بن محمد أشهل البقيع[2]. وأخوه القاسم أبو زبيبة بن محمد بن عيسى بن علي بن علي له ولد بمصر، والحسين بن عيسى بن علي بن علي التوم فولده محمد بن الحسين ومنه في الحسين بن محمد له

لأبي اسماعيل ابن طباطبا ——— ٣٠٣ منتقلة الطالبية

(بمصر) علي بن اشهل البقيع ابن عون بن علي بن محمد بن علي بن ابي طالب «ع»، عقبه علي بن علي أعقب ، وموسى أعقب والحسين أعقب وسواهم في المشجرة عيسى وأحمد ومحمد والحسين .

مختصر تاریخ قبیلہ اعوان:

صدیوں پرانی روایات کے مطابق برصغیر پاک و ہند میں حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے مشہور و معروف عربی النسل قبیلہ قطب شاہی اعوان ہے۔ جو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شامل رہا اور مختلف اوقات کار میں دھن کوٹ (کالاباغ) کوہستان نمک، اعوان کاری، ہزارہ اور کشمیر کے علاوہ جلندھر، لدھیانہ اور دیگر علاقوں میں آباد ہوا۔ حضرت محمد حنفیہؒ کے پوتے کا نام عون عرف قطب غازی تھا عون کی نسبت سے یہ قبیلہ اعوان کہلاتا ہے اور عون کے عرف قطب غازی کی وجہ سے قطب شاہی بھی مشہور ہے۔ عون عرف قطب غازی کی ساتویں پشت میں سالار ساہو غازی، سالار قطب حیدر غازی و سالار سیف الدین غازی پسران عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی تھے۔ یہ تینوں بھائی سلطان محمود غزنوی کے ساتھ اپنے خاندان کے لشکر کے ہمراہ شامل جہاد ہوئے۔ سالار ساہو غازی کی شادی سلطان محمود غزنوی کی بہن سے ہوئی تھی جس کے بطن سے سالار مسعود غازی شہید 424ھ ہوئے۔ پاکستان و آزاد کشمیر میں آباد قطب شاہی اعوان سالار قطب حیدر غازی جو قطب حیدر شاہ غازی علوی اور قطب شاہ کے نام سے بھی مشہور ہیں کی اولاد سے ہیں۔ کتاب نسب قریش عربی تالیف لابی عبداللہ بن المعصب بن زبیر بن عوام (156ھ۔236ھ) کے صفحہ 77 اور المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب عربی (656 ھجری) تالیف الشیخ الامام الحافظ ابی عبداللہ بن عیسیٰ بن عبیداللہ المرادی المالکی کے صفحہ 26 پر عون بن علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ''بنی عون'' تحریر ہے۔ منبع الانساب فارسی 830 ہجری تالیف سید معین الحق جھونسوی کے فارسی مخطوطہ کے ص103 اور اردو ترجمہ کے صفحہ 363 پر عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کا شجرہ نسب سالار مسعود غازی تک تحریر ہے جس سے ''اعوان'' اور ''قطب شاہی'' کہلانے کی وجہ تسمیہ کی بھی تصدیق ہوتی ہے۔ تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی 449 ہجری تالیف ابوالحسن محمد بن جعفر کے ص74-273، المعقبون عربی والمنتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ تالیف ابی اسماعیل بن ناصر ابن طباطباء کے مطابق علی بن محمد اشھل بن عون بن محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کے سات بیٹوں میں سے پانچ بیٹوں حسن، حسین، محمد، احمد و عیسیٰ پسران علی کی ہند آنے کی تصدیق ہوتی ہے۔ لباب الانساب والقاب والاعقاب عربی 565ھ تالیف ابی الحسن بن ابی القاسم بن زید البیھقی کے صفحہ 727 کے مطابق الحسین، القاسم، منصور، حمزہ و عبدالملک پسران علی بن حسین بن علی بن محمد اشھل بن عون بن علی بن محمد حنفیہ کی اولاد کا سلطنت غزنویہ سے منسلک ہونے کی بھی تصدیق بھی ہوتی ہے۔ اور تاریخ بیہقی جلد دوم تالیف خواجہ ابوالفضل بن حسین بیہقی 470-385 ہجری کے صفحہ 57 پر غزنوی سلطنت کے ساتھ سالار علویان و سالار غازیاں کا ذکر موجود ہے۔ علاوہ ازیں درجنوں کتب سے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ کے غازیوں کی بھی تصدیق ہوتی ہے۔ سالار ساہو غازی کے فرزند سالار مسعود غازی جو سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے 424 ہجری میں شہید ہوئے آپؒ کا مزار بہڑائچ انڈیا میں ہے سالار ساہو غازی (وفات 423) کا مزار ستر کھ انڈیا میں اور سالار قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی شہید 424ھ کا مزار مانک پور میں ہے۔ رسائل اعجاز کے مولف امیر خسرو کے مطابق سالار مسعود غازی شہید ہندوستان تھے۔ تاریخ فیروز شاہی کے مولف سید ضیاء الدین برنی کے مطابق سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے غازیوں میں سے تھے۔ تاریخ فرشتہ کے مولف محمد قاسم فرشتہ کے مطابق سالار مسعود غازی، سلطان محمود غزنوی کے قرابت داروں میں سے تھے۔ ابن بطوطہ کے مطابق سالار مسعود غازی نے گردونواح کے اکثر ممالک فتح کیے تھے۔ تاریخ بیہقی میں ان غازیوں کو سالار غازیان اور سالار علویاں لکھا گیا ہے۔ ان کے علاوہ اخبار الاخیار، مرات مسعودی فارسی، مرات الاسرار فارسی، طبقات اکبری، خزینۃ الاصفیاء، فرہنگ آصفیہ جیسی کتب میں بھی سالار مسعود غازی کو سلطان محمود غزنوی کا بھانجا لکھا ہے اور شہادت 424 ہجری لکھی ہے۔